نمبر ۷۱ | مورخہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۳۱ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۲ر شعبان ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

## مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ خاندان نبوت میں بھی ہر طرح خیریت ہے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چندہ خاص کی جو اپیل کی تھی۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ اس کی تعمیل میں جماعت نے مقررہ میعاد کے اندر سوا لاکھ روپیہ کی رقم بیت المال میں داخل کر دی ہے۔ اس سلسلہ میں حضور کی ایک اور اہم اپیل انشاء اللہ العزیز اگلے پرچہ میں درج کی جائیگی ؛

۱۰ر دسمبر علاقہ بیٹ میں دوسرا تبلیغی وفد روانہ کیا گیا ؛

۵ر دسمبر سے قادیان میں ایک ہاکی ٹورنمنٹ ہو رہا ہے جس میں تمام مقامی ٹیمیں شامل ہیں ؛

---

# مصیبت زدہ مسلمانانِ جموں کی اپیل

## دردمندانِ ملت کے نام

برادران اسلام، السلام علیکم و رحمۃ اللہ

آپ پر روشن ہو چکا ہوگا۔ کہ غریب مسلمانانِ کشمیر کو ابتدائی انسانی حقوق کے حصول میں آجتک کس طرح اپنا قیمتی خون پانی کی طرح بہانا پڑا۔ اور یہ بھی واضح ہو چکا ہوگا۔ کہ ۲۔ نومبر کے المناک حادثہ سے جو ۱۴۔ نومبر تک جاری رہا۔ غریب مسلمانانِ جموں کو کن روح فرسا مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے علاوہ بیسیوں ناکردہ گناہ مسلمانوں پر مقدمات دائر کر دیئے گئے ہیں۔ چونکہ کوئی انجمن کافی سرمایہ کی عدم موجودگی میں مذکورہ واقعات سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا آپ کی حمیت اسلامی سے پُر زور التجا کی جاتی ہے۔ کہ از راہ کرم حتی المقدور مالی امداد سے دریغ نہ فرمائیں ہماری امداد کی خاطر تمام سرمایہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے حساب میں فی الفور جمع ہونا چاہیئے۔ کیونکہ کمیٹی مذکورہ کی طرف سے کئی ماہ سے باقاعدہ طور پر ایک معتدبہ رقم ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن جموں کو ماہ بماہ پہنچ رہی ہے۔ اور اب ہمیں یہ معلوم کر کے بے حد افسوس ہوا ہے۔ کہ سرمایہ کی کمی کی وجہ سے کمیٹی مذکور مقروض ہو چکی ہے۔ کیونکہ برادران ملت نے یہ خیال فرما کر کہ چونکہ اب کام ختم ہو چکا ہے۔ روپیہ کی ضرورت نہیں رہی۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو مالی امداد بہم پہنچانا ترک فرما دیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہماری ضروریات روز افزوں ہیں۔ ایسی حالت میں کمیٹی مذکور کا مقروض ہونا ہماری کم نصیبی کا باعث ہے۔ اس لئے بزور مگر دردمندانہ استدعا ہے۔ کہ ہماری امداد کیلئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو جلد اس قابل بنا دیا جائے کہ وہ حسب ضرورت

---

جلسہ سالانہ کے پوسٹر:- حسب معمول نظارت دعوۃ و تبلیغ سے احباب کو محصول ڈاک بھیجنے پر مفت بھیجے جائیں گے۔ وہ تیار ہو چکے ہیں۔ جتنے کسی جماعت کو درکار ہوں۔ اسی قدر ڈاک کا خرچ بھیجدیں۔ - ناظر دعوت و تبلیغ ؛

# میر واعظ ریاست کشمیر کا باطل سوز اعلان

## آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی خدمات جلیلہ کا اعتراف

الحمد للہ رب العلمین۔ والصلوٰة والسلام علیٰ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔

۱۔ اخبار زمیندار کے ایک قریبی پرچہ میں مسلمانان کشمیر کی طرف سے میرے ہمعصر مولوی محمد یوسف صاحب کی طرف منسوب شدہ ایک اعلان شایع ہوا ہے جس میں آپ کو مطعون کیا گیا۔ اور درخواست کی گئی ہے۔ کہ آپ کشمیری مسلمانوں کی امداد سے علیحدہ ہو جائیں۔ مہاراجہ بہادر تو عنایات کے لئے تیار ہیں۔ مگر بیرونی مداخلت نے کام کو خراب کر دیا۔ وغیرہ وغیرہ ؛

۲۔ میں قادیانیت اور احمدیت سے اتنا ہی دُور ہوں۔ کہ جتنے علماء اہل سنت والجماعت ہوتے ہیں مگر میں اپنے ملک کا دشمن نہیں۔ کہ میں کشمیر کے بُرے اور بھلے پر غور نہ کروں۔ اور جبکہ ہندوستان میں بڑے بڑے مقتدر علماء۔ اہل ہنود ودیگر مذاہب کے لوگوں سے مل کر اپنا سیاسی لائحہ عمل چلا رہے ہیں تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم آپ اور آپ کی جماعت سے مل کر متحدہ محاذ نہ بنائیں۔ اور اس حقیقت سے آنکھیں بند کر لیں۔ کہ اس وقت کا تفرقہ ہماری تباہی و بربادی کا سبب ہوگا۔ اور ہمیں لڑانے کی ساری چالیں حکومت کا سُنہری ہاتھ کر رہا ہے ؛

۳۔ حکومت کشمیر کو نادم کرنے کے لئے جہاں کشمیریوں کی متحدہ قربانیوں نے کام دیا ہے۔ وہاں بیرونی ریاست کے ابنائے اسلام کے احتجاج اور مطالبہ کا بھی اسیقدر حصّہ ہے ؛

۴۔ کشمیر کمیٹی اور جناب کی ان تھک جد وجہد ہمارے دلی شکریہ کی مستحق ہے۔ جس کی ہر وقت کی امداد۔ اور قیمتی مشوروں نے مشکلات کے حل کرنے میں آسانیاں پیدا کیں ؛

آپ کا فرستادہ وفد ہمارے مشوروں۔ کاموں۔ اور اجتماعات میں پوری دلچسپی سے حصہ لے کر اپنے فرائض کی انجام دہی کر رہا ہے۔ جس کے لئے ہم سب ممنون ہیں ؛

آپ ان باتوں سے جو مضمون زیر تردید میں شایع ہوئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ بد دل نہ ہوئے ہونگے۔ کیونکہ سیاسی جنگوں میں ایسی کھیلیں کھیلی جاتی ہیں مجھے یقین ہے۔ کہ وہ چٹھی پنجاب کے مشہور "لیڈر" مولوی ظفر علی خان کے قلم کی مرہون منت ہے۔ اور اُن کے ہی دماغ کا اختراع ہے جس پر "زمیندار" نے اپنی روایات کے مطابق "کشمیر کے مسلمانوں کا پیغام" کا رُخ کا اضافہ کر لیا ہے اگر مضمون زیر تردید بقول "زمیندار" فی الواقعی مرسلہ مولوی محمد یوسف صاحب ہے۔ تو میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا انہوں نے وہ رقم جو آپ نے بطور امداد نقدی ارسال کی تھی۔ مضمون کی صداقت کے سلسلہ میں واپس کی تھی۔ اگر نہیں۔ تو اس قسم کے مضامین میرے نزدیک محض بیہودہ ہیں۔ اس لئے میں اس خط کو اس حقیقت کے اعلان پر ختم کرتا ہوں۔ کہ ہر کشمیری آپ کا ممنون ہے۔ اور کشمیر میں اس وقت کوئی آپس کی فرقہ وارانہ لڑائی پیدا نہیں کی جاسکتی ہے۔ المرقوم ۵۔ نومبر ۱۹۳۱ء

احمد اللہ میر واعظ ہمدانی عفی عنہ

# ہمارا محمود ایدہ اللہ الودود

ہمارا محمود۔ دیکھ لینا جہاں میں با اقتدار ہوگا
اسی کی دُنیا میں ہوگی عزّت۔ اسی سے پائینگی تو بیں کٹ
یہی اسیروں کی رستگاری کا ہوگا موجب بفضل باری
اسی کے در پر اکابران جہاں کا ہوگا ہجوم اِکدن
ظفر علی خاں کی کیا ہے ہستی۔ جو دن بدن دیکھتا ہے پستی
وُہ گالیاں جتنی چاہے دے لے۔ ہماری جانب سے ہے اجازت
مخالفت کر کے دیکھ لے وُہ رہے گا ناکام اور خاسر
وُہ اپنی تحریر سے بنا لے تمام دُنیا کو اپنا حامی
ہزار گالی وُہ ہم کو دے لے ہم ایک گالی نہ اسکو دینگے
کریں گے جو ظلم دُوسروں پر ہیں گے وُہ بھی نہ چین سے پھر
رکھیں یہ دُنیا کے لوگ ہم سے ہزار بغض وعناد و کینہ
کریں گے باطل کو زیر اِکدن۔ ہو حق پہ غالب نہیں یہ ممکن
اسی کا جھنڈا بلند ہوگا۔ اسی کا عزّ و وقار ہوگا
اسی کا سکہ چلیگا اِکدن اسی کا سب کاروبار ہوگا
اسی کا حامی اسی کا ناصر خُدائے پروردگار ہوگا
اسی کے طالب تمام ہونگے اسی پہ عالم نثار ہوگا
مریگا آپ اپنی موت اِکدن جہاں میں رُسوا و خوار ہوگا
زبان اُس کی خراب ہوگی۔ وُہ جاہلوں میں شمار ہوگا
جو نامرادی میں فوت ہوگا تو پستیوں میں مزار ہوگا
ہمارے ساتھی فرشتے ہونگے ہمارا اللہ یار ہوگا
ہمارا مسلک یہی ہے اَب بھی ہمارا شعار ہوگا
خُدا کی اُن پر پڑیگی لاٹھی اور اُن کے اُوپر بھی وار ہوگا
کریں گے ہم سے فرشتے الفت ہمارا نیکوں سے پیار ہوگا
خُدا نے چاہا تو دیکھنا وُہ ہمارا اِک دن شکار ہوگا
بنیں گے ہرگز نہ اُس کے ساتھی رہیں گے ہم دُور دور اس سے
خُدا کے پیاروں سے جس کو حافظ ذرا بھی بغض و نقار ہوگا

(حافظ سلیم احمد اٹاوی)

# جلسہ سالانہ کے موقعہ پر علیحدہ مکانات

۱۸ دسمبر ۱۹۳۱ء کو میں تمام ناظم صاحبان سے مشورہ کر کے جن دوستوں کے لئے وہ موزوں خیال کریں گے۔ اور علیحدہ مکانات مہیا کر سکتے ہوں گے۔ ان کی خدمت میں فرداً فرداً اطلاع دے دونگا۔ جن دوستوں کی خدمت میں جواب نہ پہنچے۔ وہ خیال فرمالیں۔ کہ منتظم صاحب مکانات معذور ہیں۔ تمام احباب جو علیحدہ مکانات اپنے لئے یا اپنے دوستوں کے لئے لینے کے خواہاں ہوں۔ اپنے اپنے خطوط ۱۸ دسمبر ۱۹۳۱ء سے پہلے میرے دفتر میں بھیجدیں

(ناظر ضیافت ؛)

# مسلمانانِ جموں کی قانونی امداد

سیکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اسلامیان جموں نے صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے استدعا کی تھی۔ کہ مقدمات فساد میں قانونی امداد دینے کے لئے مزید وکلاء بھیجے جائیں اس استدعا کے پیش نظر چوہدری غلام مصطفےٰ بیرسٹر گوجرانوالہ اور مسٹر محمد بخش احمدی پلیڈر گوجرانوالہ کو جنہوں نے رضا کارانہ طور پر اپنی قانونی خدمات پیش کی ہیں۔ جموں بھیجا جا رہا ہے۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی ان حضرات کی اس پیشکش کیلئے ان کا شکریہ ادا کرتی ہے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل



نمبر ۱۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

# کانگرس کے عدم تشدد کا پردہ چاک ہو گیا

## ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور

### کانگرس کا ماٹو

کانگرس کا ماٹو عدم تشدد ہے - اور وہ ہر موقعہ پر نہایت زور شور کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتی رہتی ہے - کہ اس کا عدم تشدد پر پورا پورا اعتماد ہے - اور تشدد اس کے مفاد کے لئے سخت مضر ہے - اگرچہ اس دعوے میں کوئی حقیقت نہیں - اور یہ محض دعوے ہی دعوے ہے - لیکن بہر حال کانگرس اس کا اعلان - اور پورے زور کے ساتھ تشدد کی مذمت کے ریزولیوشن پاس کرتی رہتی ہے۔

### اگر کانگرس تشدد کی مخالف ہو

لیکن ہمارا دعوے ہے - کہ انقلاب پسند پارٹی اور انارکسٹ کانگرس سے بہت گہرا تعلق رکھتے ہیں - اور اس کی شہ پر وہ ملک کے امن وامان کو برباد کرتے رہتے ہیں - اور واقعات کا بغور مطالعہ کرنے سے ہمارے اس دعوے کی پوری پوری تصدیق ہو جاتی ہے اگر فی الواقعہ کانگرس کا یہ اعتقاد ہو - کہ تشدد ملکی مفاد کے لئے مضر ہے اور اگر حقیقتاً وہ اس کی مخالف اور اس کو ملک سے نیست و نابود کرنے کی خواہش مند ہو - تو اسے چاہیئے - کہ نہ صرف خود اس تحریک کو مٹانے کے لئے جو کچھ کر سکتی ہو - کرے - بلکہ ہر اس اقدام کا خیر مقدم کرے - جو اس کو مٹانے کے لئے حکومت یا کسی اور ادارہ کی طرف سے شروع کیا جائے - اور اس کے ساتھ پوری طرح تعاون کرے - لیکن ہم دیکھتے ہیں - کہ اس کی طرف سے ایسا نہیں کیا جاتا - بلکہ وہ پورے زور کے ساتھ ہر اس کوشش کی مخالفت کرتی ہے جو نابکارم کو مٹانے کے لئے اور پُرامن شہریوں کی جان و مال کو بد باطن اور سیاہ دل اشرار کی فتنہ انگیزیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے شروع کی جائے۔

### بنگال میں تشدد کا دور دورہ

اخبار بین حضرات اس امر سے بخوبی آشنا ہیں - کہ بنگال میں ۱۹۰۵ء سے انقلاب پسند پارٹی نے اودھم مچا رکھا ہے - اور گزشتہ تھوڑے عرصہ میں تو کئی ایک ایسی کارروائیاں ان کی طرف سے سرزد ہو چکی ہیں - جو صاف طور پر مسلح بغاوت کا حکم رکھتی ہیں - چٹاگانگ کے اسلحہ خانہ کو لوٹنے کی جو منظم اور مسلح سازش پچھلے سال کی گئی - وہ ہمارے اس بیان کی پوری پوری تصدیق کرتی ہے - اور سب سے زیادہ مصیبت یہ ہے - کہ اپنی جائے وقوع کے لحاظ سے چٹاگانگ کے ضلع میں ایسے لوگوں کی تلاش و تعاقب سخت مشکل ہے - ان حالات میں حکومت کا فرض تھا - کہ وہ کوئی ایسی تجویز کرتی جس سے ان لوگوں کی ناگہانی اور خطرناک یورشوں سے سرکاری حکام اور پُرامن رعایا کے مال و جان کی حفاظت ہو سکتی۔

### بنگال آرڈی ننس

چنانچہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء کو وائسرائے نے ایک آرڈی ننس جاری کر دیا - جس کا ملخص بقول آریہ اخبار "ملاپ" (۳ - دسمبر) یہ ہے - کہ اس کی رو سے

"ان مقدمات کا فیصلہ جلد تر کر دیا جائے گا - جو دہشت انگیزی کی تحریک کے سلسلہ میں یا اس کی اشاعت کے لئے کئے گئے ہوں اس غرض کے لئے خاص عدالتیں قائم کی جائیں گی - دہشت انگیزوں کی گرفتاری میں سول حکام کو فوج سے مدد مل سکے گی - سول حکام کو اختیار ہوگا - کہ مشتبہ اشخاص کو ۲۴ گھنٹے تک حراست میں رکھیں - یہاں تک کہ ان کا بیان لے لیا جائے - اور اس کی تصدیق ہو جائے - اس سے دہشت انگیزی کی جاسوسی کا خاتمہ ہو جائے گا - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو پبلک مقامات میں آمد و رفت پر پابندیاں عائد کرنے کے اختیارات دیئے گئے ہیں - وارنٹ جاری کرنے کے اختیارات بھی دیئے گئے ہیں - اور ہر جگہ کی تلاشی لینے کے اختیارات بھی دیئے گئے ہیں - مقامی حکومت کو اختیار دیا گیا ہے - کہ کسی ایسے علاقہ کے باشندوں سے جرمانہ لیا کرے - جس کے باشندے جرائم مندرجہ فہرست کا ارتکاب کر رہے ہوں - یا ایسے جرائم کے ارتکاب میں مدد دے رہے ہوں - مقامی حکومت کسی شخص یا طبقہ کو اس قسم کے جرمانوں سے مستثنیٰ کر سکتی ہے سپیشل ٹریبونل کو اختیار دیا گیا ہے - کہ اقدام قتل کو سزائے موت کا ملزم قرار دے"

### اصولاً کانگرس کو اس کی حمایت کرنی چاہیئے

اس آرڈی ننس کے حسن و قبح پر بحث اس وقت ہمارے زیرِ نظر نہیں - اور نہ ہی ہم اس کے جواز یا عدم جواز پر کچھ کہنا چاہتے ہیں - اس وقت ہمیں صرف یہ بتانا ہے - کہ یہ آرڈی ننس صرف ان لوگوں پر اطلاق پا سکے گا - جو دہشت انگیزی کے مرتکب ہوں - یا بے گناہ لوگوں کے خون میں ہاتھ رنگنے کے منصوبے کر رہے ہوں - امن کے ساتھ شریفانہ زندگی بسر کرنے والوں پر اس کا کوئی اچھا یا برا اثر نہیں پڑ سکتا - کیونکہ یہ صاف طور پر تشدد پسند اور انارکسٹوں کے خلاف اور ان کی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے ایک آئینی حربہ ہے - اور چونکہ تشدد کی روح کو ملک سے نابود کر کے ہندوستانیوں کو عدم تشدد کے اصول پر کاربند کرنا کانگرس اپنے فرائض میں داخل بتاتی ہے - اس لئے اصولاً اس کا فرض تھا - کہ اس کا خیر مقدم کرتی اور اس پر سختی اور باقاعدگی سے عملدرآمد کرانے میں حکومت کے ساتھ تعاون کرتی - اور ہر طرح کی اخلاقی امداد اسے بہم پہنچاتی - کیونکہ اس آرڈی ننس کا منشاء بھی وہی ہے - جو کانگرس چاہتی ہے۔

### کانگرسی عمائد و جرائد کی آراء

لیکن حیرت ہے - کہ کانگرس ایسا نہیں کر رہی - بلکہ وہ پورے زور کے ساتھ اس کے خلاف آواز بلند کر رہی ہے - اور اس سے تعلق رکھنے والے بڑے سے بڑے مہاتما سے لے کر ادنےٰ سے ادنےٰ ہندو تک اس پر آتش زیر پا دکھائی دے رہا ہے - چنانچہ گاندھی جی نے لنڈن میں جب اس کے متعلق سنا - تو ایک انٹرویو میں فرمایا کہ

"ممکن ہے سخت گیرانہ پالیسی پر اصرار جس کا اظہار بنگال آرڈی ننس میں کیا گیا ہے - عام تدابیر کو درہم برہم کر دے - اور تمام قوم کو سول نافرمانی پر آمادہ کر دے" (پرتاپ ۶ دسمبر)

اس کے علاوہ ۵ - دسمبر کو آپ نے

"وزیر اعظم اور سر سموئیل ہور سے ملاقات کی - اور ان پر واضح کیا - کہ اس آرڈی ننس کی موجودگی میں کانگرس تعاون نہیں کر سکتی" (پرتاپ ۷ دسمبر)

یہی نہیں - بلکہ "ملاپ" (۹ - دسمبر) کا بیان ہے - کہ

"مہاتما گاندھی نے صاف طور پر کہہ دیا ہے - کہ انہیں گول میز کانفرنس کی اتنی تشویش نہیں - جتنی بنگال آرڈی ننس کے متعلق ہے سردار پٹیل کہہ چکے ہیں - کہ پرماتما نے بنگال کو ملک کی قسمت کا

فیصلہ کرنے کے لئے چنا ہے۔ اور تمام ملک اس وقت بنگال کو اپنی مدد کا یقین دلاتا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے:-

"یو۔پی صوبہ کی کانگرس نے یہ ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ بنگال کا نیا آرڈی ننس ایک قسم کا مارشل لا ہے۔ جسے جاری کرکے گورنمنٹ نے گاندھی ارون سمجھوتہ کو بغیر اعلان کے توڑ دیا ہے۔ اور گورنمنٹ کی اس وعدہ شکنی کو کسی حالت میں برداشت نہیں کیا جاسکتا"

[illegible] لے لے۔ تو بہتر ہے۔

"ورنہ اس کی وجہ سے ملک بھر میں از سر نو برطانیہ کے مال و اسباب اور کپڑے کا زبردست بائیکاٹ شروع ہو جائیگا۔ پھر اگر انگریز یہ امید رکھتیں۔ کہ ہندوستانی گول میز کانفرنس کی سب کمیٹیوں سے تعاون کریں گے۔ تو وہ اپنے آپ کو ایک اور مغالطہ میں ڈالے رکھیں گے"

اور تو اور سر چمن لال سیتلواڈ نے بھی جو لبرلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ کہا ہے۔ کہ اس کی موجودگی میں صلح کی فضا قائم نہیں رکھی جاسکتی" (پرتاپ [illegible] دسمبر)

## صریح تضاد و تناقض

یہ مختصر سا خلاصہ ہے۔ ان بے شمار آراء کا جو کانگرسیوں نے اس آرڈی ننس کے متعلق ظاہر کی ہیں جنہیں پیش کرنے کے بعد ہم ان لوگوں سے جنہیں قدرت نے عقل صحیح اور فطرت سلیم عطا کی ہے۔ درخواست کرتے ہیں۔ کہ انہیں ایک طرف رکھیں۔ اور انہی کانگرسی لیڈروں کے ان بے شمار اعلانات۔ تقریروں لیکچروں اور وعظوں کو دوسری طرف۔ جو وہ تشدد کی مذمت اور عدم تشدد کی حمایت میں نہایت بلند آہنگی سے کیا کرتے ہیں۔ اور جن میں اپنی اس دلی آرزو اور خواہش کا اظہار نہایت پُر درد الفاظ میں ہوتا ہے۔ کہ ملک سے دہشت انگیزی اور متشددانہ جرائم کا خاتمہ ہو جائے۔ اور پھر انصاف سے بتائیں۔ کہ کیا یہ کانگرس کے اقوال میں صریح تضاد اور تناقض نہیں۔

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ ان کی خواہش اور دلی تمنا تو یہ ہے۔ کہ ملک سے اس تحریک کا خاتمہ ہو جائے۔ لیکن جب حکومت اس کے لئے قدم اٹھاتی ہے۔ تو کانگرسی کیمپ میں ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک ایک کہرام مچ جاتا ہے۔ اور اس سے تعلق رکھنے والا ہر چھوٹا بڑا چیخ و پکار سے آسمان پر اٹھا لیتا ہے اور صرف یہی نہیں۔ کہ اس کے نفاذ میں حکومت سے تعاون پر آمادہ نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر لحاظ سے عدم تعاون کا اعلان کرتا۔ اور باقاعدہ جنگ کرنے کا الٹی میٹم دے دیتا ہے۔ جسے دیکھتے ہوئے ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ ملک سے ایسی حماقت کی امید رکھنا کہ اس صریح اور صاف بات کو بھی نہ سمجھ سکے خود اپنی نادانی اور بے وقوفی کا اظہار ہے۔

## دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا

کانگرس کو چاہئے۔ کہ اس دو رنگی کو ترک کرکے یک رنگ ہو۔ یا تو صاف طور پر اعلان کر دے۔ کہ وہ تشدد کی حامی ہے۔ اور متشددانہ جرائم کو پسند کرتی ہے۔ اور یا پھر ان اقدامات کے خلاف آواز نہ نکالے۔ جو اس لعنت کو دور کرنے کے لئے کئے جائیں۔ بلکہ ایسے مواقع پر حکومت کے ساتھ دلی تعاون کرے۔

## ہندو اخبارات کا قول اور فعل

ہندو اخبارات کا یہ ایک خاصہ ہے کہ ایک ہی نوعیت اور ایک ہی قسم کے افعال کے متعلق مختلف طریق پر اظہار خیالات کرتے ہیں۔ اگر تو ان کی قوم کے کسی فرد سے کوئی فعل سرزد ہو۔ تو وہ خواہ کیسا ہی گھناؤنا۔ اخلاق سوز اور شرمناک کیوں نہ ہو۔ وہ ضرور اس کی تائید کا کوئی نہ کوئی پہلو نکال لیں گے۔ لیکن اگر کسی مسلم یا اور غیر ہندو سے اسی نوعیت کی کوئی حرکت سرزد ہو جائے۔ تو وہ اہل نظر کے نزدیک بہ نسبت ہندو کے فعل کی بے شک کم درجہ پر ہو۔ وہ اس کی مذمت میں اپنا سارا زور قلم صرف کر دیںگے۔

[illegible] رسوائے عالم کتاب "پراچین کہانی" کے مصنف کے قتل کے الزام میں کلکتہ میں گرفتار ہوئے تھے۔ انہیں عدالت سے موت کی سزا کا حکم ہوا اور پریوی کونسل سے بھی اپیل خارج ہو گئی۔ اس کے متعلق "پرتاپ" (۱۰ دسمبر) ناصحانہ انداز میں لکھتا ہے:- کہ

"یہ دونوں شخص قاتل ہیں۔ اور انہوں نے تشدد پر اتر کر سوسائٹی کے قواعد کو توڑا ہے۔ ان کی حمایت کرنا تشدد کی حمایت کرنا ہے۔ لیکن پنجاب کے مسلم اخبارات ان کی تعریفیں کر رہے ہیں کوئی انہیں "شہیدان اسلام" لکھتا ہے۔ اور کوئی "عاشقان رسول" لکھ کر ان کو [illegible] کرتا ہے"

مدیر "پرتاپ" مہربانی فرما کر یہ بتانے کی تکلیف گوارا فرمائیں کہ کیا بھگت سنگھ سکھدیو۔ راجگورو اور دیگر سیاسی انقلاب پسندوں نے "تشدد پر اتر کر سوسائٹی کے قواعد" کو نہیں توڑا تھا۔ اور اگر آپ کا یہ اصول صحیح ہے۔ کہ ایسے لوگوں کی حمایت کرنا "تشدد کی حمایت کرنا ہے" تو آپ اور دیگر ہندو اخبارات بلکہ تمام ہندو قوم "تشدد کی حمایت" کے الزام سے کس طرح بری الذمہ قرار دی جاسکتی ہے۔

ہم تسلیم کر لیتے ہیں۔ کہ ان دونوں مسلم نوجوانوں نے "تشدد پر اتر کر سوسائٹی کے قواعد کو توڑا" ہوگا۔ لیکن کیا وجہ ہے۔ کہ دینی غیرت سے مجبور ہو کر ایک فتنہ پرداز کو قتل کرنے والے کے متعلق تو آپ ایسے غیظ و غضب کا اظہار کر رہے ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے بے خبر بے گناہ اور پُر امن لوگوں کو نہایت بزدلی کے ساتھ حملے کرکے ہلاک کیا ان کے لئے آپ خود خاص نمبر نکالتے رہے۔ نظمیں لکھتے رہے۔ بصرف زر کثیر ان کے فوٹو شائع کرتے رہے۔ اور ان کو پھانسی سے بچانے کے لئے ایڑی چوٹی تک زور لگاتے رہے۔ اور پھر لطف یہ ہے۔ کہ مسلم اخبارات تو صرف "عاشقان رسول" اور "شہیدان اسلام" لکھنے کی وجہ سے "تشدد کی حمایت کرنے والے" قرار پا گئے۔ اور آپ سب کچھ کرنے کے باوجود ہر قسم کے الزام سے بری الذمہ ہیں۔

## حضور نظام کی غربا پروری

ہز اگزالٹڈ ہائی نس حضور نظام کے صاحبزادگان بلند اقبال سیاحت یورپ کے بعد واپس حیدرآباد آنے والے ہیں اس سلسلہ میں وہاں کے باشندگان کی طرف سے تجویز کی گئی تھی۔ کہ اس مبارک تقریب کے موقعہ پر پبلک کی طرف سے شہزادوں کے شایان شان استقبال کیا جائے۔ اور جشن و طرب کے بے نظیر مظاہرے کئے جائیں۔

اس تجویز کے متعلق حضور نظام نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسرفانہ طریق پر روپیہ کو ضائع کرنا مناسب نہیں۔ لیکن چونکہ رعایا کے جذبات کا احترام بھی ضروری ہے۔ اس لئے اس موقعہ پر بجائے عیش و نشاط کے جلسے منعقد کرنے کے غربا کو کھانا کھلایا جائے ان کے لئے پارچات مہیا کئے جائیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ ناداروں اور حاجت مندوں کو مالی امداد دی جائے۔ اور اگر روپیہ کافی جمع ہو جائے۔ تو پچاس ہزار کی لاگت سے ایک عالی شان عمارت تعمیر کی جائے۔ جو "شادی خانہ" کا کام دے۔ تا وہ غریب لوگ جو شادی بیاہ کے موقعہ پر جگہ کی تنگی کے باعث تکلیف اٹھاتے ہیں اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

ایسے زمانہ میں جب یورپین تہذیب کے اثر کے ماتحت والیان ریاست بلکہ معمولی امراء بھی اپنی ذاتی وجاہت۔ اور خاندانی رعب میں اضافہ کرنے کے لئے نہایت بے دردی کے ساتھ روپیہ بہا رہے ہیں۔ والئے حیدرآباد کا اپنے عالیجاہ شہزادوں کی شان و شوکت کے خیال سے بے نیاز ہو کر پبلک کے آرام و آسائش کا اس قدر خیال رکھنا حضور کی غریب پروری کا ایک بیّن ثبوت ہے۔

حضور نظام جب بھی موقعہ ہو۔ اسی طرح پبلک کے مفاد کو مقدم رکھتے ہیں۔ اور ہر طرح اپنی رعایا کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہاں کی رعایا آپ کی ذات گرامی اور آپ کے نظام حکومت سے باوجود اختلاف مذہب کے پوری طرح مطمئن ہے۔

حضرت مسیح پر اعتراضات کے جواب

# حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر

# آیات قرآنی کی تحریف کا الزام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مخالفین کی طرف سے یہ اعتراض نہایت زور کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے بعض آیات قرآنی کو ترتیب الفاظ کی کمی بیشی میں لکھدیا ہے۔ اور اس کی تصحیح نہیں کی گئی۔ اور اس سے معترضین یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ نے قرآن کریم میں تحریف یا تغیر کر دیا ہے

## قرآن کریم کے متعلق حضور علیہ السلام کا عقیدہ

قبل اس کے کہ ہم اعتراضات کا جواب دیں۔ یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مذہب قرآن حکیم و فرقان کے متعلق کیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

ہست فرقاں از خدا حبل المتیں
تا کشد ت سوئے رب العالمیں

پھر فرماتے ہیں:۔

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

پھر فرماتے ہیں:۔

شکر خدائے رحماں جس نے دیا ہے قرآں
غنچے تھے سارے پہلے اب گل کھلا یہی ہے
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

پھر سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۴۳ مطبوعہ ۱۸۸۶ء میں فرماتے ہیں:۔ "قرآن شریف اپنے معارف حکمتوں اور پر برکت تاثیروں اور بلاغت میں اس حد تک پہنچا ہوا ہے۔ جس کے سمجھنے سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں۔ اور جس کا مقابلہ کوئی بشر نہیں کر سکتا۔ اور نہ کوئی دوسری کتاب کر سکتی ہے"۔ پھر کشتی نوح صفحہ ۱۰۲ پر فرماتے ہیں کہ "جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو" پھر نور الحق حصہ اول نمبر ۲ صفحہ ۸۰ پر تحریر فرماتے ہیں:۔ "قرآن شریف جو کتاب اللہ ہے جس سے بڑھ کر ہمارے ہاتھ میں کوئی کلام قطعی اور یقینی نہیں۔ وہ خدا کا کلام ہے اور زنگ کی آلائشوں سے پاک ہے" پس ان تمام حوالجات سے روز روشن کی طرح یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ یہی ہے۔ کہ قرآن مجید جیسا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اترا ہے۔ ایسا ہی اب بھی موجود ہے۔ اس میں کسی قسم کی تحریف و تغیر کرنا موجب سلب ایمان ہے۔ اور آپ نے اپنی جماعت کو بھی اس قرآن حکیم پر عمل کرنے کی بعد زور تاکید فرمائی ہے پس جو شخص ایسا عقیدہ رکھنے والا ہو۔ اس کے متعلق یہ کہنا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ کہ اس نے آیات قرآنی کو غلط لکھ کر اس کی تحریف کا ارادہ کیا۔ فتدبر۔ ولا تکن من الغافلین۔

## کتابت کی غلطیاں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام کتب کا دارومدار اور غایت و منتہیٰ محض قرآن حکیم و فرقان حمید ہی ہے۔ حضرت نے اپنی متعدد کتابوں میں قرآن مجید کی آیات کریمہ کو لکھ کر استدلال اور تفسیر فرمائی ہے۔ اگر بعض جگہ جو بالکل قلیل و نادر ہیں۔ حوالہ کی غلطی سہو کاتب سے ہو جائے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریف قرآن کے الزام سے بالکل بری الذمہ ہیں۔ کیونکہ جو شخص قرآن کی ہزارہا آیات کو اپنی کتابوں میں لکھ ڈالتا ہے۔ اگر اس کا مقصد تحریف و تغیر ہو۔ تو کیوں وہ ہزارہا آیات کو صحیح لکھتا۔ اور ان میں کیوں تحریف و تغیر کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ پس ثابت ہوا۔ کہ سہو کاتب اور پریس پرنٹ کی وجہ سے بعض آیات غلط لکھی گئی ہیں جن کی تصحیح ہر وقت حفاظ و علماء کر سکتے ہیں۔

## غلطیوں کا وسیع دائرہ

پھر ہزاروں قرآن مختلف مطابع میں طبع ہوتے ہیں۔ اور ان میں کئی قسم کی غلطیاں رہ جاتی ہیں تو کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص طباعت قرآن کی خدمت کو اپنے ذمہ لیتا ہے اس کی نیت فاسد تھی۔ یا وہ قرآن کو محرف و مبدل کرنا چاہتا ہے۔ لم نسمع ھذا من احد۔

## قرآن مجید کی آیات آپس میں ملتی ہیں

قرآن مجید جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ کتاباً متشابھاً ہے یعنی جس کی بعض آیات دوسری بعض آیات کے ساتھ الفاظ میں ملتی جلتی ہیں۔ صرف معمولی سی تقدیم و تاخیر سے ایک آیت دوسری آیت سے جدا ہوتی ہے۔ سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"کلوا من طیبات ما رزقنٰکم وما ظلمونا ولٰکن کانوا انفسھم یظلمون۔ واذ قلنا ادخلوا ھٰذہ القریۃ فکلوا منھا حیث شئتم رغداً وادخلوا الباب سجداً وقولوا حطۃ نغفر لکم خطٰیٰکم وسنزید المحسنین۔ فبدل الذین ظلموا قولاً غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون ۵ اور اسی آیت کو اور قریباً قریباً اسی مضمون کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۂ اعراف رکوع ۲۰ میں بیان فرمایا ہے۔ پس اگر کوئی شخص بقرہ کی آیت کو لکھ کر اعراف کا حوالہ دے دے۔ تو یہ اس کی غلطی نہیں۔ بلکہ قرآن کے متشابہ ہونے کی وجہ سے سہو کہا جائیگا۔ اسی طرح سورہ بقرہ رکوع ۲۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ما اھل بہ لغیر اللہ اور سورۂ مائدہ رکوع ۱ میں فرماتا ہے ما اھل لغیر اللہ بہ۔ پھر آگے سورہ نحل رکوع ۲ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وتری الفلک مواخر فیہ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون۔ اور سورۂ فاطر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وتری الفلک فیہ مواخر لتبتغوا من فضلہ لعلکم تشکرون۔ سورۂ عنکبوت رکوع ۶ میں فرماتا ہے۔ اللہ یبسط الرزق لمن یشاء من عبادہ ویقدر لہ۔ اور سورۂ روم رکوع ۴ میں فرماتا ہے۔ ان اللہ یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر۔ پس قرآن حکیم بوجہ آیات متشابہ ہونے کے ایک آیت دوسری آیت کے ساتھ اپنے مضمون اور اپنے الفاظ میں گہرا تعلق رکھتی ہے۔ اگر سہو سے ایک آیت کے حوالے کی بجائے دوسری آیت کا حوالہ دیا جائے۔ تو یہ فساد نیت پر ہرگز دلالت نہیں کرتا۔ اگر آپ نے آیات متشابہات کی فہرست دیکھنی ہو۔ تو منظوم سخاوی کو مطالعہ فرمائیں

## پہلی آیت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں سے جو آیات معترضین اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں بطور دلیل پیش کیا کرتے ہیں ان میں سے پہلی آیت یہ ہے۔ ان یجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم۔ اور اسی مضمون کی آیات سورہ توبہ کے رکوع ۳ و ۶ میں درج ہیں۔ رکوع ۳ کی آیت جاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم ہے۔ اور رکوع ۶ کی جاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ اور اسی مضمون کی آیت انفال ع ۱۰ میں جاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ۔ اور سورہ نساء رکوع ۱۳ میں المجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم آتا ہے۔ بعض آیات میں فی سبیل اللہ مقدم اور بعض میں موخر آتا ہے

اور اسی طرح اعمال بعض میں مقدم اور بعض میں مؤخر ہے۔ پس اگر آیت کے متشابہ ہونے کی وجہ سے اس کو مقدم و مؤخر لکھا جائے۔ تو اس تقدیم و تاخیر کو بوجہ تشابہ کے تحریف یا تبدیل نہیں کہیں گے۔ جبکہ مفہوم اور معنی قریباً قریباً ایک ہی ہے۔

## دوسری آیت

ومنکم من یتوفی ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم من بعد علم شیئا (سورہ حج) اور اسی مضمون کی بعینہٖ آیت سورہ نحل رکوع ۹ میں موجود ہے۔ ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئا پس سورہ نحل میں بعد کے پہلے من نہیں ہے۔ اور سورہ حج میں بعد کے پہلے من ہے۔ اور باقی آیت بالکل متشابہ ہے۔ پس من کا چھوڑنا بوجہ تحریف نہیں۔ بلکہ بوجہ تشابہ آیت کے ہے۔

## تیسری آیت

جعل منھم القردۃ والخنازیر۔ سورہ مائدہ رکوع ۹

چونکہ یہ آیت یہود کے متعلق ہے۔ اور ان کے لئے قرآن کریم میں اکثر صیغہ جمع متکلم کا آتا رہتا ہے۔ اس لئے جعل کے لفظ میں تشابہ ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا سورہ سجدہ رکوع ۳ اور اسی طرح ہے والقینا بینھم العداوۃ پس اس قسم کے صیغوں میں تشابہ ہونے کی وجہ سے بسا اوقات ایک حافظ کو بھی سہو ہو سکتا ہے۔ پھر اس جعل کو جعلنا پڑھنے سے کسی قسم کی معنوی تحریف لازم نہیں آتی۔ پس ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے نعوذ باللہ قرآنی آیات کی تحریف کا قصد کیا ہے۔

## حضرت مسیح موعودؑ نے آیات کا مفہوم صحیح بیان کیا

اس سلسلہ میں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قرآن کریم کی ان آیات کا مفہوم جو حضرت اقدس نے بیان فرمایا ہے۔ وہ عین قرآن کی آیات کے مطابق ہے۔ پس اگر تحریف مقصود ہوتی۔ تو ہرگز آپ ترجمہ اور معانی کو قرآنی آیات کے مفہوم کے مطابق نہ بیان کرتے۔ رہی یہ بات کہ باوجود حضرت اقدس کی کتب کے کئی دفعہ چھپنے کے کیوں تصحیح نہیں کی گئی۔ تو اس اعتراض کے لئے بھی ہم نے اس جواب کو غور سے پڑھیں۔ ممکن ہے تصحیح کی کوشش کی گئی ہو۔ لیکن آیات کے متشابہ ہونے سے اس کی طرف سے بشری نظر کو روک دیا ہو۔ لیکن بہرحال تمام احمدیوں کا وہی قرآن ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔ مشہور قرأت حفص جو مروج بین الناس ہے۔ اسی پر ہمارا عمل درآمد ہے۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

خاکسار

حافظ مبارک احمد پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

# حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا یسوع

## ایڈیٹر نورافشاں کی توجہ کے قابل

### حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا عقیدہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی متعدد کتب میں بوضاحت و بصراحت تحریر فرمایا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام خدا تعالیٰ کے پیارے نبی۔ مقدس رسول اور پاک طینت انسان تھے۔ انہی کا قرآن مجید نے ایدناہ بروح القدس کے مقدس الفاظ سے ذکر فرمایا ہے۔ مگر جس یسوع کو موجودہ انجیل پیش کرتی ہے۔ وہ ایک ایسی قبیح اور مکروہ شخصیت ہے۔ کہ جسکو نبی کہنا تو درکنار ایک شریف انسان بھی نہیں کہا جا سکتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "یاد رہے کہ یہ ہماری رائے اس یسوع کی نسبت ہے۔ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ اور پہلے نبیوں کو چور اور بٹمار کہا اور خاتم الانبیاءؐ کی نسبت بجز اس کے کچھ نہیں کہا کہ میرے بعد جھوٹے نبی آئیں گے اور ایسے یسوع کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں"

### انجیل کا پیش کردہ یسوع

حضور نے اپنی کتاب انجام آتھم کے ضمیمہ میں فہرست بجن کے ص ۱۴۸ پر انجیل کے پیشکردہ یسوع کی ایک علامت یہ بتائی ہے۔ کہ انجیل سے ثابت ہے۔ کہ اسکی تین دادیاں اور نانیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ چنانچہ یسوع کے شجرہ نسب مندرجہ متی باب ۱ میں تین عورتوں راحاب۔ تمر۔ اور اوریا کی بیوی بنت سبع کا نام آتا ہے اور تینوں کے متعلق بائیبل یشوع ۲ اور پیدائش ۳۸ باب آیت ۱۶ ا ۳۱ اور ۲ سموئیل باب ۱۱ آیت ۲ و دیں علی الترتیب صاف طور پر مذکور ہے۔ کہ وہ تینوں بدکار عورتیں تھیں

### ایڈیٹر نورافشاں کی تصنیف

اس یسوع کا حلیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں کی انجیل از جانب اسلام کے نزدیک محرف و مبدل بنا ہی دیا۔ اور وہ عیسائیوں پر حجت قطعی ہے۔ پادری سلطان محمد صاحب پال ایڈیٹر نورافشاں نے ایک کتاب بنام "عیسیٰ اور یسوع" شائع کی ہے اور اسمیں یہ ثابت کرنیکی سعی ناکام کی ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا موہوم یسوع دونوں ایک ہی شخصیت تھے۔ آپ نے ایک عجیب طریق فیصلہ تحریر فرمایا ہے جسکو مولانا ظفر علی خاں دشمن اسلام اخبار زمیندار نے اپنے متعفن کالموں میں درج کرتے ہوئے "الکفر ملۃ واحدۃ" کے مطابق بہترین تجویز اور تصفیہ کی صحیح ترین شکل قرار دیا ہے (زمیندار ۱۲ اکتوبر)

وہ تجویز پادری سلطان محمد پال کے الفاظ میں یہ ہے۔ "اس قضیہ کا تصفیہ اسطرح ہو سکتا ہے۔ کہ عیسائیوں اور قادیانیوں کے سربرآوردہ اشخاص کا مشترکہ جلسہ کسی مشہور مقام میں کیا جائے۔ اس جلسہ میں تمام عیسائیوں کی طرف سے اعلان کیا جائے۔ کہ ہم عیسائی جماعت ان تمام مصنفین کی جنہوں نے آنحضرت صلعم کی شان میں گستاخی کی ہے یا ناشائستہ الفاظ لکھے ہیں۔ اپنی بریت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ملامت کا ووٹ پاس کرتے ہیں۔ اسی طرح قادیانی جماعت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے جنہوں نے حضرت یسوع کو گالیاں دیں۔ اپنی بریت کا اعلان کرتے ہیں۔ اور ان پر ملامت کا ووٹ پاس کرتے ہیں"

### کیا انجیل کا بیان گالی ہے؟

اول تو ہمیں یہ امر مسلم نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی یسوع تو کجا کسی شخص کو بھی گالی دی ہو۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ تحریر فرمایا انجیل کے حوالجات کی بنا پر تحریر فرمایا۔ اور ہم تمام عیسائی دنیا کو عموماً اور ایڈیٹر نورافشاں کو خصوصاً چیلنج کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی ایسی عبارت پیش کریں جس میں حضور نے انجیل کے یسوع کیطرف کوئی امر منسوب کیا ہو اور وہ انکی انجیل میں موجود نہ ہو پس جس صورت میں حضور نے جو کچھ تحریر فرمایا۔ وہ اناجیل میں موجود ہے پھر بھی اگر آپ اسکو گالی تصور فرماتے ہیں۔ تو وہ حضرت مسیح موعود کیطرف سے نہیں۔ بلکہ آپکے متی۔ مرقس لوقا۔ یوحنا۔ اور پولوس وغیرہ رسولوں کیطرف سے ہے حضرت مسیح موعود تو اس کو نقل کرنیوالے ہیں۔ تاکہ آپ لوگ بیدار ہوں۔ اور غیرت سے کام لیں۔ موجودہ انجیل اور اس کے مصنفین سے بیزاری کا اعلان کریں۔

### صحیح طریق فیصلہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو انجیلی یسوع کی نسبت انجیل متی باب ۲۴ آیت ۱۱۔۱۲ کے حوالہ سے بتایا ہے۔ کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جھوٹا نبی قرار دیا ہے اور گمراہ کنندہ بھی کہا ہے۔ اور موسیٰ اور دیگر نبیوں کو بھی گالیاں دی ہیں۔ پس طریق فیصلہ یوں ہو گا۔ کہ آپ عیسائی سربرآوردہ اصحاب کی دستخطوں سے اعلان فرمائیں۔ کہ ہم عیسائی جماعت اس یسوع سے جس نے موجودہ متی باب ۲۴ آیت ۱۱ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا نبی اور گمراہ کنندہ خلق قرار دیا۔ جس نے اپنی شان میں گستاخی کرنے والوں کو ناکار کہا۔ اپنی ماں کو کون ہے میری ماں کہکے گستاخانہ الفاظ سے یاد کیا۔ اور جس کی شجرہ نسب مندرجہ انجیل میں تین نانیاں اور دادیاں حرامکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ اپنی بریت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اسکی بدتہذیبی پر ملامت کا ووٹ پاس کرتے ہیں۔ اگر آپ یا آپ کا کوئی اور مددگار سربرآوردہ عیسائی نورافشاں میں مندرجہ بالا الفاظ میں اعلان کر دے۔ تو قضیہ خود بخود ہی طے و انجام ہو جائیگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں مندرجہ سخت الفاظ کے ذمہ دار حضرت مسیح موعود ہیں یا عیسائیوں کا فرضی یسوع اور انکے مقدس رسول متی۔ مرقس۔ لوقا اور یوحنا؟ نیز انکی انجیل میں آپکے یسوع نے اپنے مخالف یہودیوں اور ان کے علماء کو زناکار لوگ قرار دیا۔ متی باب ۱۲ آیت ۳۹۔ انکو "اے سانپ کے بچو اے ریاکارو! اے سانپو۔ اے افعی کے بچو تم جہنم کی سزا سے کیونکر بچو گے" دیکھو متی باب ۲۳ وغیرہ سخت الفاظ سے مخاطب کیا۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی۔ کہ انہوں نے خدا کے نبیوں کو قتل کیا۔ اور مجھے ایذا اور تکلیف دی ہے

سوال پادری سلطان محمد صاحب یہ ہے۔ کہ اگر آج کے یہودی اعلان کریں۔ کہ ہم ان یہودیوں سے جو یسوع کے ہمعصر تھے۔ جنہوں نے خدا کے نبیوں کو قتل کیا۔ یا ان کو ایذا دیں۔ اپنی بریت کا اعلان کرتے ہیں۔ اور ان پر ملامت کا ووٹ پاس کرتے ہیں۔" تو کیا پادری

تاریخ اسلام

# غزوۂ خیبر

## خیبر کی وجہ تسمیہ

خیبر غالباً عبرانی لفظ ہے۔ جس کے معنی قلعہ کے ہیں۔ یہ مقام مدینہ منورہ سے آٹھ منزل کے فاصلہ پر ہے۔ مگر یورپین سیاحوں میں ڈاؤٹی جو کئی مہینہ تک یہاں پر مقیم رہا۔ اس نے اس کا فاصلہ ۲۰۰ میل لکھا ہے۔ وہ نخلستان جس کے کنارے پر خیبر آباد ہے۔ نہایت سرسبز اور زرخیز ہے۔ اور اسی لئے یہود نے یہاں پر بہت سے قلعے بنائے ہوئے تھے جن میں سے بعض کے آثار اب بھی پائے جاتے ہیں۔

## غزوۂ خیبر کا سبب

عرب میں خیبر یہودی قوت کا سب سے بڑا مرکز تھا مدینہ سے جب رؤسائے بنو نضیر جلا وطن ہو کر خیبر میں آباد ہوئے۔ تو انہوں نے تمام عرب کو اسلام کی مخالفت پر آمادہ کر دیا۔ جس کا پہلا مظاہرہ احزاب کا معرکہ تھا۔ ان رؤسا میں سے حیی بن اخطب کے جنگ قریظہ میں قتل ہونے کے بعد ابو رافع سلام بن ابی الحقیق اس کا جانشین ہوا۔ یہ بہت صاحب اثر شخص تھا۔ اس نے ۶ھ میں خود جا کر قبیلہ غطفان اور ان کے آس پاس کے قبیلوں کو اسلام کے ساتھ جنگ کے لئے آمادہ کیا۔ اور پھر ایک عظیم الشان لشکر لے کر مدینہ پر حملہ کرنے کی غرض سے چل پڑا۔ لیکن عبد اللہ بن عتیک خزاجی انصاری نے اس کو قلعہ میں جا کر قتل کر دیا۔ یہودیوں نے اس کے بعد اسیر بن زرام کو مسند ریاست پر بٹھایا۔ جس نے سب سے پہلا کام جو کیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ تمام یہود کے سامنے ایک تقریر کی۔ اور کہا۔ کہ میرے پیشرووں نے محمد (صلعم) کے مقابلہ پر جو تدبیریں اختیار کیں۔ وہ غلط ہیں۔ صحیح تدبیر یہ ہے۔ کہ مدینہ پر حملہ کیا جائے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اس واقعہ کا علم ہوا۔ تو آپ نے اس افواہ پر بالکل یقین نہ کیا۔ اور تحقیق کے لئے عبد اللہ بن رواحہ کو بھیجا کہ خیبر جا کر اصل حالات اور صحیح واقعات معلوم کریں۔ چنانچہ وہ چند آدمیوں کو لے کر خیبر گئے۔ اور یہود کے دلی ارادے معلوم کر کے واپس آئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کر دیئے۔

## اسیر بن زرام کا قتل

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو تیس آدمی دے کر پھر اسیر کے پاس یہ پیغام دیکر بھیجا۔ کہ اگر تم حاضر ہو جاؤ۔ تو خیبر کی حکومت تم کو دے دی جائیگی۔ وہ اس پر رضامند ہو گیا۔ اور عبد اللہ رواحہ کے ساتھ مدینہ کی طرف چل پڑا۔ مگر راستہ میں بدگمانی پیدا ہوئی۔ کہ شاید مسلمان مجھے مدینہ میں قتل کر دیں۔ اور اس خیال کے ماتحت اس نے ایک مسلمان ہمراہی کی تلوار چھیننے کی کوشش کی۔ مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ اس بدعہدی اور دھوکہ دہی کو دیکھ کر اس مسلمان سپاہی نے اس پر حملہ کیا۔ جس سے اس کی ران کٹ گئی۔ اور وہ گھوڑے سے گر گیا۔ لیکن گرتے گرتے بھی اس نے عبد اللہ کو زخمی کر دیا۔ اس پر یہود اور مسلمانوں میں لڑائی شروع ہو گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ صرف ایک یہودی زندہ بچ سکا۔

## منافقین کی فتنہ انگیزی

اس جنگ کی وجہ سے اہل خیبر کے دل میں مسلمانوں کے خلاف آتش انتقام اور زیادہ شدت کے ساتھ بھڑک اٹھی۔ انہوں نے قریش مکہ کو ساتھ ملا کر سارے عرب میں بغاوت کی ایک خطرناک آگ بھڑکا دی۔ دوسری طرف مدینہ کے منافقین بھی ان کو ہر وقت مدینہ پر حملہ کرنے کی تحریک کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی سلول نے انہیں کہلا بھیجا۔ کہ محمد (صلعم) تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ مگر تمہیں ان سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں۔ یہ ایک مٹھی بھر جماعت ہے۔ جن کے پاس نہ تو کوئی ہتھیار ہے۔ اور نہ ہی [illegible] ہے۔ تم ان پر بے کھٹکے حملہ کرو۔ اور ان کا نام صفحہ ہستی سے مٹا دو ہم بھی تمہاری مدد پر ہیں۔

## قبیلہ بنو فزارہ کی امداد

ادھر غطفان کے ایک مشہور اور بہادر قبیلہ بنو فزارہ نے بھی ان کی مدد کرنیکا وعدہ کیا۔ اور کہا۔ ہم تمہارے پہلو بہ پہلو محمد (صلعم) سے لڑینگے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب معلوم ہوا۔ کہ بنو فزارہ نے بھی ان کی مدد کا وعدہ کیا ہے۔ تو آپ نے انکو کہلا بھیجا۔ کہ اگر تم خیبر والوں کی مدد سے باز آ جاؤ۔ تو خیبر فتح ہونے پر مال غنیمت سے تم کو بھی کافی حصہ دیا جائیگا۔ مگر بنو فزارہ نے صاف انکار کر دیا۔

## خیبر پر چڑھائی

یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محرم ۷ھ میں سباع بن عرفطہ غفاری کو مدینہ کا افسر مقرر کر کے ۱۶۰۰ آدمیوں کی فوج جن میں صرف دو سو سوار اور باقی سب پیدل تھے۔ لیکر مدینہ سے نکلے۔ تا دشمنوں کو مدینہ سے باہر ہی روک کر ان کا مقابلہ کریں۔ سب سے پہلے اسی جنگ میں آپ نے تین علم بنوائے۔ جن میں سے خاص علم نبوی کا پھریرا حضرت عائشہ کی چادر سے طیار ہوا تھا۔ آپ نے مقام رجیع میں جا کر ڈیرا لگا دیا۔ کیونکہ آپ کو معلوم ہوا تھا۔ کہ اہل غطفان بھی خیبر کی مدد کو آئیں گے۔ اور مستورات اسباب باربرداری وغیرہ کو یہیں چھوڑ لشکر اسلامی کو خیبر کی طرف بڑھایا۔ خیبر میں اسوقت چھ قلعے تھے۔ جن میں قریباً بیس ہزار سپاہی موجود تھے۔ ان سب میں قموص نہایت مضبوط اور محفوظ تھا۔ اور مرحب عرب کا مشہور پہلوان جو کہ ہزار سوار کے برابر مانا جاتا تھا۔ اس قلعہ کا رئیس تھا۔ نبی کریم صلعم جب قلعہ کے پاس پہنچے۔ تو آپ نے بلند آواز سے یہ دعا فرمائی۔ انا نسئلك خیر هذه القریة وخیر اهلها وخیر ما فیها ونعوذ بك من شرها وشر اهلها وشر ما فیها۔ یعنی اے خدا ہم تجھ سے اس بستی والوں کی اور بستی کی چیزوں کی بھلائی چاہتے ہیں۔ اور ان سب کی برائیوں سے پناہ مانگتے ہیں۔

## ناعم کے قلعہ پر حملہ

سب سے پہلے آپ نے قلعہ ناعم پر حملہ کیا۔ اور محمود بن مسلمہ کو اسلامی سپاہ کا افسر مقرر فرمایا۔ دوران جنگ میں وہ شدت کی گرمی کی وجہ سے وہ قلعہ کی دیوار کے سایہ میں بیٹھے۔ تا ذرا استراحت لیں مگر یہود نے اوپر سے چکی کا پاٹ آپ پر گرایا۔ جس کی وجہ سے آپ وہیں شہید ہو گئے۔ لیکن آپ کی وفات کے بعد بہت جلد مسلمانوں نے قلعہ کو تسخیر کر لیا۔

## قموص کے قلعے پر حملہ

قموص کا قلعہ چونکہ خاص اہمیت رکھتا تھا۔ اور اس کا رئیس بھی عرب کا نامی پہلوان مرحب تھا۔ اسلئے آپ نے اس پر حملہ کیلئے حضرت عمرؓ اور حضرت ابو بکرؓ کو روانہ فرمایا۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ تب آپ نے فرمایا۔ کہ کل میں اس شخص کو علم دونگا جس کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ فتح دیگا۔ اور جو خدا اور خدا کے رسول کو چاہتا ہے۔ چنانچہ یہ رات صحابہ کرام نے بڑی امید اور انتظار میں گزاری۔ کہ دیکھیں۔ یہ فخر کسے حاصل ہوتا ہے۔

## حضرت علیؓ کا انتخاب

آخر صبح کو دفعتہً یہ آواز سنائی دی۔ کہ علیؓ کہاں ہیں۔ اس غیر متوقع آواز کو سن کر حضرت علیؓ جو بعارضہ آشوب چشم علیل تھے۔ آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چنانچہ آپ نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں پر لگایا۔ اور دعا فرما کر علم ان کے سپرد کیا

## حضرت علیؓ اور مرحب کا مقابلہ

جب حضرت علیؓ فوج لیکر بڑھے۔ تو دوسری جانب سے مرحب بھی اپنے قلعہ سے یہ شعر پڑھتا ہوا نکلا ؎

قد علمت خیبر انی مرحب ٭ شاکی السلاح بطل مجرب۔

خیبر جانتا ہے۔ کہ میں مرحب ہوں۔ دلیر ہوں۔ تجربہ کار ہوں اور اسلحہ پوش ہوں۔

مرحب کے مقابلہ پر مسلمانوں کی طرف سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ خود نکلے۔ اور آپ نے مرحب کے جواب میں فرمایا۔

انا الذی سمتنی امی حیدرہ ٭ کلیث غابات کریہ المنظرہ

آخر لڑائی شروع ہوئی۔ حضرت علیؓ نے زور سے تلوار ماری اور مرحب ٹھنڈا ہو کر زمین پر گر پڑا۔ اس کے بعد یہود اور مسلمانوں میں لڑائی ہوئی

تحقیق الادیان

# ویدوں کے متعلق آریہ سماج سے چند ضروری سوالات

## بانی آریہ سماج کا دعویٰ

آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند نے تمام مذاہب کی تردید کرتے ہوئے صرف ایک وید کو الہامی کتاب بتایا ہے اور لکھا ہے۔ کہ اگر دنیا میں کوئی الہامی کتاب ہے۔ جس پر چل کر انسان خدا کو پا سکتا ہے۔ تو وہ وید ہی ہیں۔ اور ان کے بغیر جتنی بھی دھرم پستکیں اور گیان ہیں۔ وہ نہ تو ایشور کے بنائے ہوئے ہیں۔ اور نہ ہی وہ انسان کو خدا تک پہنچا سکتے ہیں۔

اس عظیم الشان دعویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم ویدوں کی حیثیت وغیرہ پر غور کرتے ہیں۔ تو معاملہ اس کے بالکل برعکس پاتے ہیں۔ اور تو اور خود ویدوں کی ہستی بھی مشتبہ معلوم ہوتی ہے۔ اور اس کے متعلق ضروری معلومات حاصل ہونا بھی مشکل نظر آتا ہے۔ یہ معلوم نہیں ہوتا۔ ان کی تعداد کتنی ہے۔ وہ کس پر نازل ہوئے۔ پس ضروری ہے کہ سب سے پہلے آریہ سماج ویدوں کے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچائے۔ تا ان کی روشنی میں بانی آریہ سماج کے دعویٰ پر غور کیا جاسکے۔ اس سلسلہ میں ہم [illegible] یہ سوالات [illegible] آریہ سماجی دوستوں سے چاہتے ہیں۔

## پہلا سوال

ویدوں کی تعداد کے متعلق ہے۔ کہ آیا وہ تین ہیں یا چار۔ اگر تین ہیں۔ تو آریہ سماج کو تین ویدوں کا پرچار کرنا چاہیئے۔ اور چوتھے کو ان تینوں میں شامل نہ کرنا چاہیئے اور اعلان کرنا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج تین ویدوں کو ہی الہامی کتاب مانتا ہے۔ اور اگر کہو۔ کہ وید چار ہیں۔ تو مہربانی فرما کر اس دعویٰ کا ثبوت رگ۔ یجر۔ سام۔ ویدوں سے دیا جائے۔ اور وہ منتر بتائے جائیں۔ جن میں پرماتما نے کہا ہو کہ میں نے ہی چاروں وید جن کے یہ نام ہیں۔ اتارے ہیں۔

## دوسرا سوال

ویدوں کے ملہمین کے متعلق ہے۔ کہ آیا وہ چار رشی۔ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرہ تھے۔ یا شری برہما جی مہاراج اگر تو چار رشی ہیں۔ تو مہربانی فرما کر اپنی کسی مستند کتاب سے نکال کر دکھائیں۔ کہ ان چاروں رشیوں نے وہاں پر اپنے ملہم ہونے کا دعوے کیا ہو۔

## تیسرا سوال

وید کے نزول کے متعلق ہے۔ کہ آیا وید کا ملہم بننا پہلے جنم کے نیک اعمال کا ثمرہ ہے۔ یا ایشور کی مرضی پر ہے۔ کہ وہ جس کو چاہتا ہے۔ اس پر اپنا گیان نازل فرماتا ہے۔ اگر کہو کہ اس کی مرضی پر منحصر ہے۔ تو اعمال کا سلسلہ باطل اور لغو ہو جاتا ہے۔ اور اگر یہ جواب ہو کہ خدا کا الہام پانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے جنم میں نیک اور اچھے کرم کئے ہوں۔ تو پھر چار کی تخصیص اُڑ جاتی ہے۔ کیونکہ جب انسان کو کرم کرنے میں آزادی ہے۔ تو اس کی کیا گارنٹی ہو سکتی ہے۔ کہ صرف چار ہی ایسے اعمال کر سکیں۔ جو انہیں اس انعام کا مستحق ٹھہرانے والے ہوں۔ عین ممکن ہے۔ پانچ یا اس سے بھی زیادہ ایسے اعمال کر سکیں۔ اور اس طرح وید کا ملہم بننے کے حقدار ہو جائیں۔ پس آریہ سماجی دوست بتائیں۔ کہ ایسی حالت میں ایشور مہاراج کیا کرینگے۔ آیا وہ ان میں سے قرعہ اندازی کے ذریعہ جن کے نام نکل آئیں گے۔ چار کو اپنا گیان دینگے یا وہ [illegible] چار کو منتخب کرینگے۔ غرض جو بھی صورت ہو۔ آریہ سماجی دوستوں کو اس پر روشنی ڈالنی چاہیئے۔

## چوتھا سوال

ویدوں کا نزول کب ہوا۔ اگر یہ جواب دیا جائے۔ کہ شروع دنیا میں تو چاہیئے۔ کہ وید سے اس کا ثبوت پیش کیا جاسکے۔ یا اس کی کوئی تاریخی سند پیش کی جائے۔ یا پھر تواتر سے ثابت کیا جائے۔ کہ واقعی وید ابتدا دنیا میں چار رشیوں پر خدا نے نازل فرمائے تھے۔ اور پھر یہ بھی بتایا جائے۔ کہ ویدوں سے پہلے اس دنیا میں کوئی مخلوق نہ تھی۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا جائے۔ کہ ویدوں کا نزول کہاں ہوا۔ اور کسی مستند مذہبی کتاب سے اس کا ثبوت یا کسی تاریخی کتاب کا حوالہ دیا جائے۔ اور پھر اس انعام کے نزول کے لئے اس جگہ کی خصوصیت بھی بیان ہونی چاہیئے۔

## پانچواں سوال

ویدوں کا صرف مفہوم پرماتما کی طرف سے ہے۔ یا الفاظ۔ اگر جواب یہ دیا جائے کہ مفہوم تو کیا ایسی حالت میں ممکن نہیں کہ اس مفہوم کو بیان کرتے وقت یا اسکو ردیف و قافیہ کے تحت بیان کرتے ہوئے اس میں تغیر و تبدل ہو گیا ہو۔ اور اگر یہ جواب دیا جائے۔ کہ وید کے الفاظ بھی الہامی ہیں۔ تو یہ پاتنجلی رشی کے مہا بھاشیہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ آپنے مہا بھاشیہ میں لکھتے ہیں۔ کہ ایشور کی طرف سے صرف مفہوم نازل ہوا ہے۔ الفاظ رشیوں کے اپنے ہیں۔

(مہا بھاشیہ ۴ ادھیائے ۳ ۱۰۱)

## چھٹا سوال

وید مکمل پستک ہیں یا غیر مکمل۔ اگر کہا جائے۔ غیر مکمل۔ تو پھر نہ یہ ساری دنیا کے لئے ہیں۔ اور نہ سارے زمانوں کے لئے ہدایت کا کام دے سکتے ہیں۔ اور اگر یہ جواب ہو۔ کہ مکمل ہے۔ تو مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیا جائے۔ وید نے اس امر کے متعلق کہ شادی کس سے کرنی چاہیئے۔ اور کس کس سے نہ کرنی چاہیئے۔ اگر ایک آدمی مر جائے۔ تو اس کی جائداد اس کے رشتہ داروں میں کس طرح تقسیم کی جائے وغیرہ امور کے متعلق کیا احکام دیئے ہیں۔ اگر کوئی راجہ ویدوں کو ایشوری گیان نہیں مانتا۔ اور ویدوں کے احکام پر نہیں چلتا۔ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنی چاہیئے یا نہ۔ اس کے متعلق ویدوں کی کیا ہدایات ہیں۔ پھر یہ بھی بتایا جائے۔ کہ اگر کسی ایسے ملک میں ویدوں کی تبلیغ کے لئے جانا پڑے۔ جہاں گوشت کے بغیر اور کوئی چیز نہیں میسر ہو سکتی۔ تو ویدوں کے احکام کے مطابق وہاں کیا کیا جائے۔

## ناقابلِ عمل حکم

سوامی دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ کہ آدمی کے بدن سے جتنی بدبو پیدا ہو کر ہوا اور پانی کو بگاڑتی ہے۔ اور بیماری پیدا کرنے کا باعث ہوتی ہے۔ اتنا ہی پاپ اس آدمی کو ہوتا ہے۔ اس لئے اس پاپ کے رفع کرنے کے لئے ہوا اور پانی میں اس قدر یا اس سے زیادہ خوشبو پھیلائی جائے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہون کرنا ہر ایک آریہ سماجی پر فرض ہے۔ اور دوسری طرف ہون کے لئے جو اشیاء مقرر کی گئی ہیں۔ وہ اس قدر گراں اور بیش قیمت ہیں۔ کہ اوسط درجہ کی آمدنی رکھنے والا انسان بھی اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اور اس لئے یہ حکم ناقابل عمل ہے۔ پس بتایا جائے۔ کہ اس حکم کی تعمیل ہر کہ و مہ کے لئے کیونکر ممکن ہے۔

یہ چند ایک سوال ہیں۔ جو ویدوں کی نسبت پیدا ہوتے ہیں۔ امید ہے۔ ضرور کوئی آریہ سماجی دوست ان پر روشنی ڈالیں گے۔ کیونکہ ان سوالات کا جواب ویدوں کے متعلق بانی آریہ سماج کے دعوے کی تحقیق و تدقیق کے لئے نہایت ضروری ہے۔

## ایک مُنصف مزاج افسر کے خلاف بہتان طرازی

اخبار زمیندار ۴ر نومبر میں کسی ناپاک خیال آدمی کی شرارت سے ملک غلام نبی صاحب اے۔ ڈی۔ آئی۔ تحصیل پنڈی گھیب کی ذات پر حملہ کیا گیا ہے۔ آج تک کبھی ملک صاحب نے مدرسین پر مذہبی معاملہ کے متعلق زور نہیں ڈالا۔ یہ کسی کی کذب بیانی ہے۔ کہ ملک صاحب نے مدرسین کو سلسلہ احمدیہ میں داخل کیا تھا۔ اور نہ ہی ان مدرسین میں سے کوئی ایک بھی ملک صاحب سے کسی بات پر ناراض ہے۔ مدرسین ذیل جن کے نام اخبار زمیندار میں آئے ہیں۔ ملک صاحب کے صدق دل سے فرمانبردار ہیں۔

حیات محمد۔ محمد شاہ مدرس جانگلہ۔ حبیب خان۔ شان محمد مدرسین ڈھلیاں۔ محمد زمان و غلام رسول مدرس اخلاص۔ سید خان و سید کرم حسین مدرس نکہ توت۔ عبد المجید مدرس تھٹی پیر شاہ۔ بہاول بخش و نور محمد مدرس پنڈی گھیب۔ یہ کسی غیر مذہب کے متعصب آدمی کا کام ہے۔ جو مابین ملک صاحب و مسلمان مدرسین حسد کی آگ بھڑکانا چاہتا ہے۔ اس چھ سالہ عرصہ سے تمام مدرسین تحصیل پنڈی گھیب ملک صاحب کے ثنا خواں ہیں۔ اگر کوئی مدرس ناراض ہو۔ تو یہ اس کی اپنی کوتہ فہمی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ سادہ لوح مدرسین کے متعلق کذب بیانی کی گئی ہے۔ یہ شرارت یقیناً کسی غیر مذہب کے آدمی کی ہے۔ اور بدنام پنڈی گھیب اور پنڈی گھیب کے مسلمان مدرسین ہو رہے ہیں۔ اس علاقہ کے مدرسین کو ملک صاحب سے ایسی عقیدت ہے۔ کہ وہ اگر کہیں تبدیل ہو کر بھی چلے جائیں۔ تو بھی مدرسین صدق دل سے ان کے مداح رہیں گے۔ (خاکسار۔ احمد خان مدرس پنڈی گھیب)

## ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن جموں کی اہم قراردادیں

ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن جموں کے جنرل اجلاس منعقدہ بتاریخ ۴ر دسمبر ۱۹۳۱ء میں ذیل کی قرارداد باتفاق آراء منظور ہوئی۔

چونکہ لالہ پرسرام ٹاؤن انسپکٹر جموں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جموں اور پنڈت مہاراج کشن سب جج جموں نے اپنے مسلم آزار رویہ اور خلاف انسانیت افعال سے مسلمانوں کو بیحد تنگ کیا ہوا ہے۔ اور ان کی مسلم آزار پالیسی ناقابل برداشت حد تک پہنچ چکی ہے۔ لہذا حضور مہاراجہ بہادر سے استدعا کی جاتی ہے۔ کہ ان ہر سہ دشمن انصاف اور جانبدار حکام کو علیحدہ فرما کر مسلمانوں کو ان کے شر سے ہمیشہ کے لئے نجات دلائی جائے۔

ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن جموں کے اجلاس خصوصی منعقدہ ۵ر دسمبر ۱۹۳۱ء میں ذیل کی قرارداد باتفاق آراء منظور ہوئی۔

جموں کی ایڈیشنل پولیس جو شہر کے گلی کوچوں سے گورہ فوج کا پہرہ اُٹھ جانے کے بعد متعین کی گئی ہے۔ مسلم شرفاء اور راہ گیروں کو بے حد تنگ کرتی ہے۔ کیونکہ پولیس مذکور تمام کی تمام ہندو ہے۔ اس لئے مسٹر لاتھر انسپکٹر جنرل پولیس اور مسٹر جینکنسن سے عرض کی جاتی ہے۔ کہ شہر کی مسلم آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس ایڈیشنل پولیس میں کم از کم نصف مسلمان ملازمین پولیس شامل کئے جائیں۔ اور ہر گارد پر کم از کم دو گورہ فوجی متعین کئے جائیں۔ تاکہ گزشتہ چند روز سے جو واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ انکا اعادہ نہ ہو۔ (نامہ نگار)

## زمینداران کنگن کے مصائب

مورخہ ۱۲ر مگھر ۸۸ کو بروز جمعہ زمینداران کنگن علاقہ لار نے ۵ ہزار کے مجمع میں حسب ذیل قراردادیں پاس کیں۔

(۱) ہم غریب مفلوک الحال زمینداران علاقہ سری سرکار والامدار کی وفادار رعیت ہیں۔ جیا لال وانچو نائب تحصیلدار اور رحمت نیلہ کنٹھ وچوکیدار علاقہ کے ظلم و تشدد سے سخت تنگ آئے ہوئے ہیں۔ حضور مہاراجہ بہادر کا مذہب انصاف ہے۔ اس لئے حضور کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ از راہ کرم گستری ان ظالم سفاک اور جابر ملازمین سے اپنی غریب رعایا کو جلد سے جلد نجات دلائیں۔ ورنہ آپ کی پیاری رعایا مرنے کو تیار ہے۔

(۲) نائب تحصیلدار علاقہ کی بیگار، رشوت۔ ورسوم سے تنگ آکر غریب زمیندار علاقہ چھوڑنے پر آمادہ ہیں۔ پٹواری علاقہ ہذا نیلہ کنٹھ عرصہ بیس سال سے اسی علاقہ میں متعین ہے۔ اور زمینداران کو لڑا لڑا کر خاک میں ملا دیا ہے۔ نہ معلوم کہ اب تک اس کی تبدیلی کیوں نہ ہوئی۔ اور اب کب تک غریب رعایا کا خون چوستا رہے گا۔ کیونکہ اب جام صبر لبریز ہو گیا ہے۔

(۳) چوکیدار علاقہ کی رشوت ستانی کی متعدد نظائر پیش کی جا چکی ہیں۔ مگر اسے کوئی نہیں پوچھتا۔ لہذا التماس ہے۔ کہ اگر ان کو فوراً تبدیل نہ کیا گیا۔ تو زمیندار تباہ ہو جائیں گے۔

یہ بھی پاس ہوا۔ کہ اس کی نقول چیف منسٹر، مہاراجہ بہادر، گورنر، مسٹر گلینسی اور شیخ محمد عبد اللہ صاحب کی خدمت میں مرسل ہوں۔

(نامہ نگار)

## حضرت ساغر کو جیل میں تکالیف

جموں۔ ۴ر دسمبر۔ فدائے ملت مسٹر اللہ رکھا ساغر بدستور سنگین کوٹھڑی میں محبوس ہیں۔ داروغہ جیل کی طرف سے انہیں ایذا دہی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جاتا۔ اور سخت نگرانی کی جاتی ہے۔ بلکہ کوئی مسلمان سپاہی یا قیدی اس طرف آ جا نہیں سکتا۔ چنانچہ کل ساغر صاحب کو جو کھانے کے لئے مسور کی دال دی گئی۔ اس میں سے ۲۲ کیڑے برآمد ہوئے۔ ساغر صاحب نے ڈاکٹر صاحب کی توجہ خوراک کی بدانتظامی کی طرف مبذول کرائی۔ اس پر دال پھنکوا دی گئی۔ اور ساغر صاحب کو دال کے بدلے چینی دی گئی۔ مسلمانان جموں نے جناب ہوم منسٹر صاحب کی خدمت میں استدعا کی تھی۔ کہ ساغر صاحب کو سیاسی قیدی اور مسلمانوں کا ڈکٹیٹر تصور کرتے ہوئے ان کو (A) کلاس دی جائے۔

منسٹر صاحب موصوف نے داروغہ جیل کو اس کے متعلق تحریر کیا۔ مگر داروغہ صاحب کے پاس جب یہ اطلاع پہنچی۔ تو ساغر صاحب کو بلا کر کہنے لگے۔ ہوم منسٹر صاحب کی طرف سے یہ اطلاع آئی ہے۔ مگر ان کی تحریر میرے لئے آئت قرآنی نہیں۔ چنانچہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ داروغہ جیل نے اس حکم کے جواب میں تحریر کیا ہے۔ کہ میرے پاس جگہ نہیں۔ اور نہ میں کسی خاص سلوک کی سفارش کرتا ہوں۔ داروغہ جیل کا یہ رویہ متعصبانہ اور منتقمانہ ہے۔ مسلمانان جموں یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ان کے ڈکٹیٹر کو جیل میں ناجائز تکلیفیں دی جائیں۔ لہذا حکام بالا کو داروغہ جیل کے اس متعصبانہ رویہ کیطرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ مسلمان داروغہ جیل کے اس طریق عمل سے سخت پریشان ہو رہے ہیں۔

## ضرورت

(۱) افریقہ میں محکمہ تعلیم اور میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کے لئے B.A B.T اور سند یافتہ ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ درخواستیں امیر جماعت یا سیکرٹری کی سفارش سے دفتر امور عامہ میں بھیجی جائیں۔

(۲) ایک اسلامی ریاست میں مسجد احمدیہ کے لئے ایک ایسے امام کی ضرورت ہے۔ جو عالم ہو۔ اور تبلیغ کا جوش رکھتا ہو۔ اور اس میں بڑے بڑے لوگوں سے ملاقات کرنے کی اہلیت ہو۔ تنخواہ ۴۰ روپیہ ماہوار ہو گی۔ تمام درخواستیں دفتر ہذا میں آنی چاہئیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

# سارے ہندوستان میں سیرت النبیؐ کے شاندار جلسے

## بینس (اٹک) میں جلسہ

بصدارت مولا بخش صاحب جلسہ ہوا۔ جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی گئی۔ (نامہ نگار)

## موضع محمودہ میں جلسہ

زیر صدارت محبوب عالم صاحب جلسہ ہوا۔ اور عاجز نے تقریر کی۔ (خاکسار۔ حیات بخش)

## علی پور میں جلسہ

زیر صدارت چوہدری غلام غوث صاحب سفید پوش جلسہ ہوا۔ مسٹر غلام رسول صاحب۔ سید احمد صبحی شاہ صاحب اور میں نے تقریریں کیں۔ (خاکسار۔ کریم بخش)

## ٹینگ پور میں جلسہ

منشی خلیل خان صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ صاحب صدر اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ (خاکسار صادق علی)

## باڈور (سندھ) میں جلسہ

۸ نومبر مولوی محمد مبارک صاحب مبلغ سندھ۔ نبی بخش صاحب محمد علی صاحب اور محکم الدین صاحب نے تقریریں کیں۔ (خاکسار۔ حاجی بلاول)

## پٹبیارہ (سندھ) میں جلسہ

۸ نومبر جلسہ ہوا۔ جس میں محمد علی صاحب نبی بخش صاحب اور محمد مبارک صاحب نے تقریریں کیں (نامہ نگار)

## اٹا (بنگال) میں جلسہ

جلسہ ہوا۔ گاؤں کے تمام لوگ شامل ہوئے۔ مولوی حیدر علی صاحب نے تقریر کی۔ (خاکسار۔ زید الحسن)

## سرائیل (بنگال) میں جلسہ

۸ نومبر کامیاب جلسہ ہوا۔ ہندو مسلمان سب شامل ہوئے مولوی میر محبوب علی صاحب بی اے مولوی واسع علی صاحب مولوی حبیب علی صاحب اور مولوی اخی الدین صاحب نے تقریریں کیں۔ (خاکسار۔ میر سکندر علی)

## شور کوٹ (جھنگ) میں جلسہ

۸ نومبر سیرۃ نبویؐ پر جلسہ ہوا۔ سات مولوی صاحبان نے تقاریر کیں۔ حاضری کافی تھی۔ (خاکسار۔ محمد زاہد)

## چک ۱۲۰ ج۔ب (لائل پور) میں جلسہ

بصدارت چوہدری محمد دیوان صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ چوہدری سردار خان صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ (خاکسار۔ محمد حسین)

## کوٹ شیر محمد خاں میں جلسہ

۸ نومبر ایک کافی مجمع میں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار۔ خان محمد)

## اسد اللہ گڑھ (منٹگمری) میں جلسہ

چوہدری محمد زمان صاحب پٹواری نے الفضل کے خاتم النبیینؐ نمبر سے بہت سے مضمون پڑھ کر سنائے۔ لوگ محظوظ ہوئے۔ (نامہ نگار)

## حجرہ میں جلسہ

۸ نومبر ماسٹر عبد الحمید صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر عمدہ تقریر کی۔ (نامہ نگار)

## مگاڈی (افریقہ۔ کینیا کالونی) میں جلسہ

بصدارت مسٹر آر جی پٹیل سیرۃ النبیؐ کا نہایت کامیاب جلسہ ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح نہایت عمدہ طریق بادشاہت وضاحت کے ساتھ بیان کئے گئے۔ ہندو سکھ اور مسلمان سب نے دلچسپی کے ساتھ مضمون کو سنا (خاکسار۔ بدر الدین احمد عفی اللہ عنہ)

## چناب برج اور چنیوٹ میں جلسہ

۸ نومبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر لیکچر دیئے گئے۔ حاضری کافی تھی۔ چنیوٹ شہر میں بھی جلسہ ہوا۔ جس میں ہندو صاحبان بھی شریک ہوئے۔ (خاکسار۔ عبد الرشید)

## ننکانہ صاحب میں جلسہ

سیرۃ النبیؐ پر جلسہ ہوا۔ اور میرزا محمد مسعود احمد صاحب نے الفضل کے خاتم النبیینؐ نمبر سے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ (خاکسار۔ محمد ابراہیم)

## لنڈن میں جلسے

۸ نومبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر مسجد احمدیہ لنڈن اور ہائڈ پارک میں جلسے منعقد ہوئے۔ مسجد احمدیہ میں بصدارت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب امام مسجد جلسہ ہوا۔ جس میں جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب مولانا شوکت علی صاحب اور شیخ نور محمد صاحب نے تقریریں کیں۔ ہائڈ پارک میں بابو عزیز الدین صاحب ڈاکٹر سلطان صاحب مسٹر اسمٰعیل صاحب مسٹر عبد الرشید صاحب اور مسٹر عبد العزیز صاحب نے تقریریں کیں۔ حاضرین نے توجہ سے تمام تقاریر سنیں۔ (خاکسار۔ محمد یار عارف)

## منٹگمری میں جلسہ

زیر صدارت جناب چوہدری محمد شریف صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں صاحب صدر اور سید غلام حسین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے مؤثر تقاریر کیں۔ (نامہ نگار)

## چک ۹۸/۶ آر میں جلسہ

سیرۃ نبویؐ پر جلسہ ہوا۔ ملک عزیز الدین صاحب اور مولوی محمد اسماعیل صاحب نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

## رینالہ میں جلسہ

چوہدری حاکم علی صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ اور چوہدری محمد حیات صاحب نے تقریر کی (نامہ نگار)

## چک ۶/۱۱ ایل (منٹگمری) میں جلسہ

بصدارت چوہدری نور الدین صاحب جلسہ ہوا۔ اور مولوی محمد ابراہیم صاحب نے تقریر کی (نامہ نگار)

## چک ۳۰/۱۱ ایل میں جلسہ

چوہدری باغ دین صاحب صدر جلسہ تھے۔ مولوی فتح محمد صاحب نے تقریر کی۔ (نامہ نگار)

## ضلع منٹگمری میں جلسے

۸ نومبر رسول کریم کی سیرت پر اوکاڑہ دیپالپور گوگیرہ اور چک ۵۵/۵ میں بھی جلسے منعقد ہوئے (نامہ نگار)

## سینچے وال (جالندھر) میں جلسہ

جناب جان محمد صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ اور منشی علی محمد صاحب نے تقریر کی (نامہ نگار)

## نوال لوک (گجرات) میں جلسہ

بصدارت چوہدری جہان خان صاحب سفید پوش جلسہ منعقد ہوا۔ منشی اللہ دتا صاحب اور خاکسار نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقاریر کیں۔ لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار۔ کمیان خاں)

## جلپا گوری میں جلسہ

آریہ سماج ہال میں زیر صدارت بابو جتیش چندر سنیال جلسہ منعقد ہوا۔ ہر مذہب وملت کے شرفاء بتعداد کثیر شامل ہوئے۔ بابو ستیش چندر لاہری پریزیڈنٹ مقامی ہندو مہا سبھا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محاسن پر دلآویز تقریر کی۔ صاحب صدر نے بھی ایک پر مغز لیکچر دیا۔

سکرٹری ڈسٹرکٹ احمدیہ ایسوسی ایشن

پہلا دوسرا تیسرا ایڈیشن بک چکا

# ہندوراج کے منصوبے حصہ دوم

چوتھا ایڈیشن ختم ہو رہا ہے جلد منگوائیے

یہ معلومات کا قیمتی ذخیرہ اور مسلمانان ہند کو آنے والی مشکلات سے آگاہ کر کے ان کی قومی ہستی کو محفوظ کرانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ہر ایک دردمند اسلام کو اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت میں حصہ لے کر عند اللہ وعند الناس ماجور ہونا چاہیئے۔ یہ کتاب کس قدر مفید۔ ضروری اور اہم ہے۔ اس کے متعلق بزرگان سلسلہ کی چند رائیں ذیل میں ملاحظہ ہوں۔ اس کتاب کا حجم ۲۲۰ صفحہ۔ قیمت فی نسخہ ۶ر ایک روپیہ کے تین ۱۰۰ خریدنے والوں کو ۳ر فی نسخہ:

## چند شاندار رائیں

### محترم بزرگ جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور

پیارے بھائی ملک صاحب! السلام علیکم۔ کتاب مرسلہ پہنچی میں نے اول سے آخر تک مطالعہ کی۔ عزیز من! سچی بات یہ ہے کہ تم نے ہماری امید سے بہت بڑھ کر کام کیا اور میں بلا تامل یہ کہوں گا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

اول حصہ شائع ہونے کے بعد جب میں نے سنا کہ آپ اس کا دوسرا حصہ بھی لکھ رہے ہیں تو اس وقت میری یہ رائے تھی۔ کہ پہلا حصہ ہی اتنا کافی ہے کہ مزید دوسرے حصہ کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ مگر عزیز من! دوسرا حصہ دیکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ اگر یہ شائع نہ ہوتا۔ تو اتنا قیمتی علم جو دوسری کسی جگہ بھی میسر نہیں آسکتا دنیا اس سے محروم رہ جاتی۔ میرا یقین ہے کہ دنیا کا تمام ذی علم طبقہ خواہ وہ ہندو ہو یا عیسائی۔ یہودی ہو یا مجوسی۔ تعصب سے خالی ہو کر جب اس کتاب کو پڑھے گا تو وہ اس کو محسوس کریگا۔ کہ ہندوستان کی تاریخ اس کے بغیر بالکل ایک ادھوری چیز تھی۔ اور اس کی تاریخ دانی کا دعویٰ صحیح نہ تھا۔ اسلامی سلطنت کے زوال پر جو روشنی اس کتاب نے ڈالی ہے وہ بالکل اس زمانہ کے مناسب حال بجلی کی روشنی مانی جائے گی **ملک فضل حسین شاباش!** یہ تمہارا کام نہ تھا۔ یہ خدائے قدوس کا عطیہ سمجھو۔ بے شک تم نے ملک وملت کی بڑی خدمت کی۔ خدا انہیں اس کا نیک وبہتر بدلہ دیگا۔ میری یہ خواہش ہے کہ ہندوستان کا بچہ بچہ اس کو مطالعہ کرے۔ اور بڑی نیکیوں میں سے یہ ایک نیکی ہوگی کہ تمام صاحب وسعت لوگ حسب حیثیت خرید کر نادار طبقہ میں پہنچائیں۔ یہ کتاب ہندوستان کے لئے ایک ایسا مسیح ہے کہ وہ آئندہ بشرطیکہ خوش قسمتی ان کے شامل حال ہو تمام قوموں میں اتحاد واتفاق کی ایک ایسی روح پھونک سکتی ہے۔ جس کی بظاہر اس وقت کوئی امید نہ رہ گئی تھی۔ اے کاش! اس کا انگریزی ترجمہ بھی ہو جائے!

### جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز

مکرم ملک فضل حسین صاحب احمدی

مہاجر کو اللہ جزائے خیر دے۔ آپ نے وقت کی ضرورت کو پورا کیا اور گول میز کانفرنس کے دوسرے اجلاس پر ہندوراج کے منصوبے حصہ دوم شائع کر دیا۔ پہلے حصہ نے جو شہرت ومقبولیت حاصل کی وہ سب تعلیم یافتہ بہی خواہان ملک کو معلوم ہے۔ انشاء اللہ حصہ دوم اس سے بھی بڑھ کر مفید ملک وملت ثابت ہوگا۔ اس وقت اس بات کی نہایت سخت ضرورت تھی۔ کہ دنیا کے سیاست پر اس حقیقت کو مبرہن کیا جائے کہ مسلمان خوشامدی۔ ٹوڈی اور سوراج کے مخالف نہیں۔ چنانچہ اس امر کا ثبوت اس کتاب میں کافی سے بڑھ کر دیا گیا ہے۔ کہ مسلمان ہمیشہ مسلک آزادی کا حامی رہا ہے اور اس نے اپنے اقتدار کے زمانہ میں رعایا کو ہر ایک ضروری حق کشادہ دلی سے دیا ہے۔ ہندو جو دستور شکن حرکات کر رہے ہیں یہ محض اپنے اقتدار کو بڑھانے اور ہندوراج پانے اور مسلم حقوق کو گلانے کے لئے ان کا مقصد محض یہ ہے کہ جو کچھ ہے وہ ہمیں ہی مل جائے۔ اور مسلمان دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ جائیں۔ ملک صاحب کا طرز مخصوص جا بجا قابل قدر لائق داد ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنا دعویٰ اپنے مخالف کی تحریر وتقریر سے ثابت کرتے ہیں چنانچہ اس رسالہ میں بھی ایسے حوالے بیشمار ہیں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس رسالہ کی توسیع اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے اور اپنے جائز حقوق کو حاصل کرنے کے لئے کمربستہ ہو جائے۔ اور اغیار کے داؤ پیچ سے بچے۔ امید واثق ہے کہ قدر دان احباب بالخصوص نوجوان اس کی بیش از بیش اشاعت فرمائیں گے:

### حضرت مولانا مولوی شبیر علی صاحب بی اے ناظر تالیف وتصنیف قادیان

ہندوراج کے منصوبے حصہ دوم مصنف ملک فضل حسین صاحب ہیں چونکہ کانگرس اور ہندو مہاسبھا ہمیشہ مسلمانوں کو ان کے حقوق سے محروم رکھنے کے لئے کہا کرتے ہیں۔ کہ مسلمان حکومت پرست۔ ٹوڈی۔ ملک کے بدخواہ۔ آزادی کے دشمن ہیں۔ اس لئے کتاب مندرجہ عنوان میں انہی کے بڑے بڑے لیڈروں اور ایڈیٹروں کی تحریروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ مسلمان نہیں۔ بلکہ ہندو ہی آزادی اور سوراج کے مخالف ہیں ٹوڈی اور ملک کے بدخواہ ہیں اور انہیں سوراج کی نہیں بلکہ ہندوراج کی خواہش ہے اور ان کا گورنمنٹ کے خلاف مظاہرے کرنا۔ قانون کو توڑنا اور امن برباد کرنا محض اس لئے ہے کہ گورنمنٹ ان سے مرعوب ہو کر تمام اختیارات انہی کے ہاتھ میں دیدے۔ اور مسلمان اور دوسری قومیں اپنے حقوق سے محروم کر دی جائیں۔ اس کتاب میں دلائل اور واقعات کی رو سے اس امر پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ ہندوراج کا خیال کوئی نیا خیال نہیں۔ بلکہ صدہا سال سے اس کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اور ان کی کئی مذہبی اور سیاسی تحریکوں کی انجمنوں کا یہی مقصد اور مدعا ہے کہ جس طرح بھی ہو یہاں ہندوراج قائم کیا جائے۔ اس کتاب کا حجم ۲۲۰ صفحہ ہے۔ کتابت اور طباعت اور کاغذ عمدہ ہے۔ مگر قیمت اشاعت کو مدنظر رکھتے ہوئے فی نسخہ صرف ۶ر رکھی گئی ہے۔ اور ۱۰۰ خریدنے والوں سے ۳ر فی نسخہ۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کتاب کو کثرت کے ساتھ ملک میں شائع کرنے کی کوشش کریں مسلمانوں کو ان دنوں میں اصل حالات سے آگاہ کرنا ایک قومی خدمت ہے۔ اور اس کام کے لئے یہ کتاب نہایت ہی عمدہ ذریعہ ہے کثرت اشاعت کی غرض سے اس کتاب کی قیمت کو بہت کم رکھا گیا ہے تا احباب کو اس کی عام اشاعت کے کام میں آسانی ہوگی

**حصہ اول کا ساتواں ایڈیشن:۔** بھی چھپ رہا ہے۔ جو دوست پہلا حصہ منگوانا چاہیں۔ منگوا سکتے ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۶ر:

ملنے کا پتہ:۔ **بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان پنجاب**

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— سردار پٹیل صدر کانگریس نے گاندھی جی سے بے تار برقی کے ذریعہ مشورہ کرکے ورکنگ کمیٹی کے آئندہ اجلاس کے لئے ۳۰ اور ۳۱ دسمبر کا دن مقرر کیا ہے۔ غالباً میٹنگ احمد آباد میں ہوگی ؛

—— انڈین نیشنل کانگرس کا آئندہ اجلاس پوری میں ہوگا۔ وہاں گورنمنٹ نے والنٹیروں کے جلوسوں پر دفعہ ۱۴۴ لگا دی ہے۔ پنڈت جواہر لال نے اس سلسلہ میں اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ کا یہ کانگرس پر دباؤ ہے۔ جس کا جواب دیا جائیگا ؛

—— چاٹگانگ دسمبر۔ نئے جنگال آرڈیننس کے ماتحت پولیس اور فوج اس علاقہ کے دیہات میں مفرور انقلاب پسندوں کی تلاش کر رہی ہے۔ مگر ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آسکی ؛

—— نیو دہلی دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں ظاہر ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کا جو وفد جنوری میں کیپ ٹاؤن کانفرنس میں شریک ہوگا۔ اس میں حسب ذیل اصحاب شامل ہوں گے۔ سر فضل حسین لیڈر وفد۔ سر جعفری رابطے رائٹ آنریبل سری نواس شاستری سر ڈارسی لنڈسے۔ مسز سروجنی نیڈو

—— حکومت سپین نے سول سروس ملازمین کی تنخواہوں میں ۱۵ فیصدی کی تخفیف کر دی ہے۔

—— لنڈن دسمبر مسٹر میکڈانلڈ نے رخصت ہوتے وقت ہندوستانی ڈیلیگیٹوں کو متنبہ کیا۔ کہ ہندوستان کے مستقبل کا انحصار ہندوستانی لیڈروں کی پالیسی پر ہے۔ ان کا پہلا فرض یہ ہے۔ کہ رضا کارانہ طور پر فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل کریں۔ اور پھر متحدہ طور پر تحفظات کے متعلق کوئی مطالبہ پیش کریں انہوں نے ڈیلیگیٹوں کے روبرو یہ بھی وعدہ کیا کہ اگر فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل ہو گیا۔ تو وہ فیڈرل کانسٹی ٹیوشن کے قیام کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے ؛

—— یوروشلم دسمبر آل مسلم کانگرس کا اجلاس آج شروع ہوا۔ کانگرس دیوار گریہ کے کمیشن۔ حجاز ریلوے کے کنٹرول فلسطین میں مسلمانوں کی عبادت گاہوں کی حفاظت اسلام کی اشاعت اور یوروشلم میں مسلم یونیورسٹی کی قائمی کے معاملہ پر غور کرے گی ؛

—— جموں دسمبر۔ آج دفعہ ۱۴۴ ختم ہونے والی تھی لیکن مزید دس روز کے لئے نافذ کر دی گئی ہے ؛

—— جموں ۶ دسمبر۔ آج ۱/۲-۱ بجے دوپہر جناب شیخ محمد عبداللہ ایم۔ ایس۔ سی سرینگر سے حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے یہاں پہنچے۔

—— ملتان ۷ دسمبر۔ مظفر آباد کے دو مقدمات کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند کے ماتحت آٹھ مسلمانوں پر مقدمہ دائر تھا۔ اس میں چھ کو پانچ پانچ سال قید بامشقت کی سزا دی گئی۔ ایک کو رہا کر دیا گیا۔ اور ایک سے ایک سال کے لئے نیک چلن رہنے کی ضمانت طلب کی گئی۔ تین ہندوؤں کے خلاف فساد کا جو مقدمہ چل رہا تھا اس میں دو ہندوؤں کو تین تین ماہ قید سخت اور ایک ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ ایک کو رہا کر دیا گیا۔

—— لاہور ۶ دسمبر۔ آج پیپلز بنک کے درخواستوں نے الگ اور حصہ داروں نے الگ اپنے جلسے کئے۔ اور دونوں میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا۔ کہ ڈائرکٹروں کی سکیم کے مطابق بنک دوبارہ جاری کر دیا جائے ؛

—— لنڈن دسمبر۔ ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر سیموئیل ہور نے کہا۔ کہ حکام ہندوستان کی صورت حالات کی اچھی طرح سے نگرانی کر رہے ہیں حکومت کسی بھی صورت حالات کا مؤثر طریقہ سے مقابلہ کرنے کے لئے مکمل طور پر تیار ہے۔ اسی اثناء میں میں گورنمنٹ ہند سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ تعطیلات سے پہلے اپنی رپورٹ پیش کرے ؛

—— کلکتہ دسمبر۔ انگلو انڈین اخبار سٹیٹسمین کی نئی عمارت بن رہی ہے۔ آج وائسرائے نے اس کا سنگ بنیاد رکھا ؛

—— لنڈن دسمبر ہاؤس آف کامنز میں کرنل وجوڈ نے فلسطین میں مسلمانوں اور یہودیوں کے تعلقات کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ مسلم کانگرس یوروشلم میں یہودیوں اور عیسائیوں کے خلاف جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے اس کے سلسلہ میں حکومت کیا کوئی کارروائی کرے گی۔ مسٹر رابرٹ ہملٹن نے جواب دیا۔ کہ اس بات کے خدشہ کی کوئی وجہ نہیں۔ کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے خلاف مذہبی جذبات کو بھڑکانے کی کوشش کی جائیگی۔

—— کلکتہ دسمبر کل بعد دوپہر لنچ کے بعد ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو نے بنگال چیمبر آف کامرس میں ایک تقریر کی۔ جس میں ہندوستان کے لوگوں۔ سیاسی انجمنوں اور فرقوں سے اپیل کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہندوستان کے مفاد کا خیال رکھتے ہوئے شکوک و شبہات کو دور کر دیا جائے تا ایسی فضا پیدا ہو سکے۔ جس میں ہندوستان کے لئے آئینی گورنمنٹ قائم کرنے کیلئے اطمینان سے کام کیا جا سکے۔ مجھے سخت آرڈیننس پاس کرنے اور اس قسم کے قوانین پر مہر تصدیق ثبت کرنے کا سخت افسوس ہے۔ اور ایسا کرنے سے میرے دل کو سخت صدمہ پہنچتا ہے لیکن ملک کے حالات نے مجھے مجبور کر دیا ہے۔ کہ میں ایسا کروں۔

—— نواب صاحب رامپور نے ایک اہم اعلان کیا ہے کہ بغیر باقاعدہ ...عدالتی کارروائی کے نہ تو کوئی شخص اپنی آزادی سے محروم کیا جائے گا۔ نہ اپنی املاک سے۔ کسی شخص کے مکان یا مال پر نہ تو مداخلت کی جائیگی۔ نہ اس کو قرق یا ضبط کیا جائیگا۔ قانون ملکی کے ماتحت تمام شخصوں کو جلسہ کرنے اور تقریریں کرنے کی آزادی حاصل ہوگی۔ قانونی کارروائی کے سوا اخبارات و مطبوعات کی آزادی میں مداخلت نہیں کی جائیگی۔ اعلان مذہب اور شعائر مذہبی کی ادائیگی میں آزادی حاصل ہوگی۔ ریاست سے ہر شہری کو مساویانہ حقوق حاصل ہوں گے۔ اور ہر شہری پر مساویانہ پابندیاں عائد ہوں گی۔ کوئی شخص بوجہ مذہب عقیدہ یا مسلک سرکاری ملازمت یا عہدہ یا اقتدار یا اعزاز حاصل کرنے کے باب میں نااہل نہیں کیا جائیگا ؛

—— ماسکو دسمبر۔ مشہور یادگار کرائسٹ کا ٹمپل جو ۱۸۱۲ء میں نپولین کی شکست کی یاد میں سولہ لاکھ پونڈ کی لاگت سے تعمیر کیا گیا تھا۔ حکومت روس نے بارود سے اڑا دیا۔ ایسا کرنے سے پہلے پولیس اور فوج نے گرجا کے ارد گرد میلوں تک بازاروں کو لوگوں سے خالی کرا لیا تھا۔ اس مشہور تاریخی مقام کے نقش و نگار اور سونے و جواہرات کی اشیاء اتار لی گئی ہیں۔ جو عجائب گھر میں رکھدی جائیں گی ؛

—— نیو دہلی دسمبر۔ یورپ سے آنے والی ہوائی ڈاک کا جہاز جسے چار دسمبر کو کراچی پہنچنا چاہیئے تھا مفقود الخبر ہے۔

—— الہ آباد دسمبر۔ کلکٹر الہ آباد نے نوٹس جاری کئے ہیں۔ اور کسانوں کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ اگر لگان ادا نہ کیا گیا۔ تو جو مراعات پیشتر ازیں دی جا چکی ہیں۔ یا جو زیر تجویز ہیں۔ وہ واپس لے لی جائیں گی ؛

—— دہلی ۷ دسمبر۔ دہلی کی پولیس آج کل پریس ایکٹ کے مطابق کتابوں اور ٹریکٹوں کو بڑی سرگرمی سے تلاش کر رہی ہیں۔ چنانچہ صبح سی۔ آئی۔ ڈی نے باوردی پولیس کے ساتھ نئی سڑک اور دریبہ کلاں کے کئی کتب فروشوں کے یہاں چھاپہ مارا

—— لنڈن دسمبر مارننگ پوسٹ کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ بہت سے فوجی افسروں کو جو ہندوستان ڈیوٹی پر آنے والے تھے۔ سرکاری حکم پہنچا ہے۔ کہ وہ سردست ولایت ہی میں رہیں۔ شاید اس کی وجہ اقتصادی وجوہات بیان کی جائیں لیکن یہ فیصلہ ایسا اچانک ہے۔ جس سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ معمولی حالات میں کوئی غیر معمولی تغیر پیدا ہوا ہے ؛

—— جموں میں ۸ دسمبر کو اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ ۵ دسمبر سے شہر جموں کی میونسپل حدود کے ارد گرد پانچ میل تک ہر قسم کا اسلحہ تیز ہتھیار قبضہ میں رکھنا ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ اور آئندہ جس کسی کو اپنے قبضہ میں اسلحہ رکھنا مطلوب ہوگا۔ اس کو باقاعدہ لائسنس حاصل کرنا پڑے گا ؛

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)